

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طَلَبُ
فَأَسْعَدَتْ رِزْقًا
أَسْوَجًا بَسْمًا

سَيِّدِ وَصِيِّ إِمَامِ
سَيِّدِ عَابِدِ حُسَيْنِ زَيْدِيٍّ

ناشر

پیغامِ وحدتِ اسلامی

کتاب کی شاعت

نام کتاب	طول عمراور وسعت رزق کے (۱۰۰) سو بجزب نسخ
جمع و ترتیب	سید وحی امام، سید عابد حسین زیدی
ناشر	پیغام وحدت اسلامی
کمپوزنگ	الہاسٹڈ گرافکس
تعداد اشاعت	دو ہزار
مطبع	ایکس پینڈر پرنٹرز۔ عالم آباد، کراچی
	فون: 6606211۔
صغ	سوم
سال طبع	۲۰۰۳ء
قیمت	



مدرسة القائم

A-50، انجمنی سوسائٹی، بلاک نمبر 20، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

فون: 0320-4092535، 0303-6210170، 6366644

فہرست

۶	۱۔ تقریظ
۱۲	۲۔ پیش لفظ
۱۸	۳۔ والدین سے نیک اور اچھا سلوک کرنا
۱۸	۴۔ نوجوانوں کی ادائیگی
۲۲	۵۔ صلہ رحمی کرنا
۲۴	۶۔ ہر وقت با وضو رہنا
۲۶	۷۔ گناہوں کو ترک کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا
۲۸	۸۔ صدقہ دینا
۳۳	۹۔ تسبیح جنابِ فاطمہؑ پڑھنا
۳۴	۱۰۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا
۳۶	۱۱۔ کثرت سے عمیر (اللہ اکبر) کہنا
۳۹	۱۲۔ خدا کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا
۳۹	۱۳۔ بکثرت تلاوت قرآن کرنا
۵۳	

۵۷	۱۳۔	نسۃ نمبر ۱۳:	مسلسل توپہ کرتے رہنا
۶۳	۱۵۔	نسۃ نمبر ۱۳:	شائستہ گفتگو کرنا
۶۳	۱۶۔	نسۃ نمبر ۱۳:	گھر اور گھر کے برتنوں کو صاف رکھنا
۶۵	۱۷۔	نسۃ نمبر ۱۵:	سلام کو عام کرنا
۶۵	۱۸۔	نسۃ نمبر ۱۶:	سورہ قل صوالہ امداد پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہونا
۶۶	۱۹۔	نسۃ نمبر ۱۷:	فہم دینا
۶۶	۲۰۔	نسۃ نمبر ۱۸:	کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا
۶۷	۲۱۔	نسۃ نمبر ۱۹:	دیگر مومنین کے رزق و عمر میں اضافے کے لئے دعا مانگنا
۶۸	۲۲۔	نسۃ نمبر ۲۰:	دستِ عثمان کی بھڑن کھانا
۶۸	۲۳۔	نسۃ نمبر ۲۱:	سراور ڈالڑھی میں کھلکا کرنا
۶۸	۲۴۔	نسۃ نمبر ۲۲:	غروب آفتاب سے پہلے روشنی کر دینا
۶۹	۲۵۔	نسۃ نمبر ۲۳:	مسلسل نیکیاں کرنا
۷۳	۲۶۔	نسۃ نمبر ۲۴:	نماز مغرب کے نالہ پڑھنا
۷۳	۲۷۔	نسۃ نمبر ۲۵:	قرض کم لینا
۷۵	۲۸۔	نسۃ نمبر ۲۶:	گرم پانی سے نہانا
۷۵	۲۹۔	نسۃ نمبر ۲۷:	صبح سویرے سے سوپ کھانا
۷۵	۳۰۔	نسۃ نمبر ۲۸:	زیارت امام حسین پڑھنا
۷۶	۳۱۔	نسۃ نمبر ۲۹:	ظاہر و باطن میں خوفِ خدا رکھنا
۷۶	۳۲۔	نسۃ نمبر ۳۰:	محمد و آل محمد ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا
۷۶	۳۳۔	نسۃ نمبر ۳۱:	نماز باجماعت کی پابندی کرنا
۷۷	۳۴۔	نسۃ نمبر ۳۲:	گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا

۷۷	۳۵۔ نسیب نمبر ۳۳: لوگوں سے اخلاق سے بچیں آنا
۷۹	۳۶۔ نسیب نمبر ۳۴: برادر مومن کو کھانا کھانا
۷۹	۳۷۔ نسیب نمبر ۳۵: مومنین کا کھیل کر کھانا کھانا
۷۹	۳۸۔ نسیب نمبر ۳۶: دانتوں میں خال کرنا
۸۰	۳۹۔ نسیب نمبر ۳۷: ناخن تراشنا
۸۰	۴۰۔ نسیب نمبر ۳۸: سحر خیزی اور علی الصبح الصنا
۸۰	۴۱۔ نسیب نمبر ۳۹: حسن تدبیر (سج پانک سے کام لینا)
۸۳	۴۲۔ نسیب نمبر ۴۰: نماز شب پابندی سے پڑھنا
۸۹	۴۳۔ نسیب نمبر ۴۱: تبلیغ علوم دینیہ کے لئے کام کرنا
۸۹	۴۴۔ نسیب نمبر ۴۲: خدا پر توکل کرنا
۸۹	۴۵۔ نسیب نمبر ۴۳: شادی اور خدائی وعدے پر بھروسہ کرنا
۹۱	۴۶۔ نسیب نمبر ۴۴: عبادت پروردگار انجام دینا
۹۳	۴۷۔ نسیب نمبر ۴۵: آخرت کو اپنا نصب العین قرار دینا
۹۳	۴۸۔ نسیب نمبر ۴۶: تجارت کرنا
۹۳	۴۹۔ نسیب نمبر ۴۷: علم دین حاصل کرنا
۹۳	۵۰۔ نسیب نمبر ۴۸: تعظیبات نماز کو پابندی سے انجام دینا
۹۳	۵۱۔ نسیب نمبر ۴۹: زیادہ سے زیادہ دعا کرنا
۹۳	۵۲۔ نسیب نمبر ۵۰: ہر روز زیارت عاشورہ پڑھنا

مذہبِ عربی کی کتاب

۹۵

۹۵

۵۳۔ سبب نمبر ۱: رشتہ داروں سے بد سلوکی

۹۵

۵۴۔ سبب نمبر ۲: والدین کی نافرمانی

۹۵

۵۵۔ سبب نمبر ۳: اچھے کاموں کو ترک کرنا

۹۵

۵۶۔ سبب نمبر ۴: قطع رحمی

۹۶

۵۷۔ سبب نمبر ۵: فصد کرنا

۹۶

۵۸۔ سبب نمبر ۶: ظلم کرنا

۹۸

۵۹۔ سبب نمبر ۷: فضول خرچی

۹۸

۶۰۔ سبب نمبر ۸: صبح کے وقت سوتے رہنا

۹۸

۶۱۔ سبب نمبر ۹: گھر میں تلاوتِ قرآن کا نہ ہونا

۹۹

۶۲۔ سبب نمبر ۱۰: سستی و کاہلی سے کام لینا

۹۹

۶۳۔ سبب نمبر ۱۱: امانت میں خیانت کرنا

۹۹

۶۴۔ سبب نمبر ۱۲: گناہ پر گناہ کرتے چلے جانا

۱۰۰

۶۵۔ سبب نمبر ۱۳: توبہ میں ٹال مٹول اور آج کل کرنا

۱۰۴

۶۶۔ سبب نمبر ۱۴: نماز واجب کو ترک کرنا

۱۰۴

۶۷۔ سبب نمبر ۱۵: شراب پینا

۱۰۴

۶۸۔ سبب نمبر ۱۶: زنا کرنا

۱۰۴

۶۹۔ سبب نمبر ۱۷: سختی اور شرشی سے کام لینا

۱۰۴

۷۰۔ سبب نمبر ۱۸: لالچ سے کام لینا

- ۱۰۵ - ۷۱۔ سبب نمبر ۱۹: مسجد سے جلد نکلنا
- ۱۰۵ - ۷۲۔ سبب نمبر ۲۰: والدین کو ان کے نام سے پکارنا
- ۱۰۵ - ۷۳۔ سبب نمبر ۲۱: والدین کے لئے (معاذ اللہ) بددعا کرنا
- ۱۰۵ - ۷۴۔ سبب نمبر ۲۲: والدین کے حق میں دغا نہ کرنا
- ۱۰۵ - ۷۵۔ سبب نمبر ۲۳: جنابت و احتلام کی حالت میں پاتھیں کرنا
- ۱۰۶ - ۷۶۔ سبب نمبر ۲۴: حالت جنابت میں کھانا کھانا
- ۱۰۶ - ۷۷۔ سبب نمبر ۲۵: کثرت سے سونا
- ۱۰۶ - ۷۸۔ سبب نمبر ۲۶: برہنہ سونا
- ۱۰۶ - ۷۹۔ سبب نمبر ۲۷: دسترخوان پر کھانے کے برتنے اور نکلوں کا احترام نہ کرنا
- ۱۰۶ - ۸۰۔ سبب نمبر ۲۸: بازار اور بسن کے چھٹکے جانا
- ۱۰۶ - ۸۱۔ سبب نمبر ۲۹: بر قسم کی نگڑی سے غلامی کرنا
- ۱۰۷ - ۸۲۔ سبب نمبر ۳۰: رات کو جھاز دوڑنا
- ۱۰۷ - ۸۳۔ سبب نمبر ۳۱: نگڑی کے جانے گھر سے صاف نہ کرنا
- ۱۰۷ - ۸۴۔ سبب نمبر ۳۲: برتن دھوئے بغیر چھوڑ دینا
- ۱۰۷ - ۸۵۔ سبب نمبر ۳۳: جان پر کپڑے سینا
- ۱۰۷ - ۸۶۔ سبب نمبر ۳۴: جان کے کپڑے سے منہ خشک کرنا
- ۱۰۷ - ۸۷۔ سبب نمبر ۳۵: ٹوٹے ہوئے نقشے سے سٹکھا کرنا
- ۱۰۸ - ۸۸۔ سبب نمبر ۳۶: بازار میں دیر تک ٹھہرنا
- ۱۰۸ - ۸۹۔ سبب نمبر ۳۷: بیہودہ فضول گفتگو اور قہقہہ مذاق کرنا
- ۱۰۸ - ۹۰۔ سبب نمبر ۳۸: کجگوی کرنا
- ۱۰۸ - ۹۱۔ سبب نمبر ۳۹: ہرے بھرے درختوں کو بلا ضرورت کاٹنا

- ۱۰۸ - ۹۲۔ سبب نمبر ۳۰: لوگوں کو اپنی زبان یا عمل سے اذیت پہنچانا
- ۱۰۸ - ۹۳۔ سبب نمبر ۳۱: نامحرموں کو بڑی نگاہ سے دیکھنا
- ۱۰۹ - ۹۴۔ سبب نمبر ۳۲: کانا سننا اور گانا
- ۱۰۹ - ۹۵۔ سبب نمبر ۳۳: بلا ضرورت قرض لینا
- ۱۰۹ - ۹۶۔ سبب نمبر ۳۴: جھوٹی قسمیں کھانا
- ۱۰۹ - ۹۷۔ سبب نمبر ۳۵: جھوٹا ہونا
- ۱۰۹ - ۹۸۔ سبب نمبر ۳۶: مساجدوں سے بُرا سلوک کرنا
- ۱۰۹ - ۹۹۔ سبب نمبر ۳۷: کھڑے ہو کر شلو اور پہننا
- ۱۱۰ - ۱۰۰۔ سبب نمبر ۳۸: بے مصلحتی اور Misplanning سے کام لینا
- ۱۱۰ - ۱۰۱۔ سبب نمبر ۳۹: کفرانِ نعمت کرنا
- ۱۱۰ - ۱۰۲۔ سبب نمبر ۵۰: چوری کرنا
- ۱۱۱ - ۱۰۳۔ اختتام
- ۱۱۸ - ۱۰۴۔ مدارک



تقریظ

سورہ مبارکہ مدثر کی آیت نمبر ۳۸ میں ارشاد ہوا ہے
 "كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ"
 "ہر جان اپنے اعمال کی گروہی ہے۔"

اور سورہ مبارکہ طور کی آیت نمبر ۱۲ میں ارشاد ہوا ہے

"كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينٌ"

"ہر شخص اپنے ہاتھوں کے کئے میں گرفتار ہے۔"

دار دنیا میں ہر فرد سے جو بھی عمل سرزد ہوتا ہے اس کا ایک رد عمل اس کے سامنے آ موجود ہوتا ہے۔ دراصل دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے عمل اور رد عمل کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے عمل یعنی کام کو عبادت قرار دیا ہے اور کام نہ کرنے والوں کو قابلِ نفرت سمجھا ہے اور عمل (کام) میں صالح کی شرط لگائی یعنی انسان "عمل صالح" بجالائے۔ اور عمل صالح کا رد عمل انسان کے لئے دنیا و آخرت کی سعادت بہم پہنچاتا ہے۔ اور اگر عمل صالح نہ ہو تو اس کے رد عمل میں انسان پستی کا شکار ہوتا ہے اور اس کی گواہی اسلامی تعلیمات میں موجود ہے۔

صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی انسان کے عمل کا رد عمل جنت یا دوزخ کی صورت میں اس کے سامنے ہوگا اور خداوند عالم نے ان کے لئے پہلے

سے کوئی آگ یا جنت تیار کر کے نہیں رکھی ہے انسان اپنے عمل کے ذریعے جنت یا دوزخ حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ احادیث میں ہے کہ انسان کی قبر میں سانپ، بچھو، کتے، درندے وغیرہ ہوں گے تو یہ کوئی درندے نہیں ہیں انسان کے بُرے اعمال کی حقیقی شکل ہے جو اس کے عمل کے رد عمل کے طور پر مجسم ہو کر قیامت تک اس کی قبر میں ہم نشین رہتے ہیں اور قیامت تک اس کے لئے بیماری بن کر اذیت دیتے رہیں گے۔

حضور اکرم کا فرمان ہے:

”لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ.“

”ہر بیماری کی دوا ہے۔“

دعاے کسب میں امیر المؤمنین کے الفاظ اس کا ثبوت ہیں کہ آپ نے فرمایا:

”میرے معبود! میرے ان گناہوں کو معاف فرما جو دعاؤں کو قبولیت سے روکتے ہیں، ان گناہوں کو معاف فرما جو نعمتوں کے زوال کا سبب ہیں، میرے مولا ان گناہوں کو معاف فرما جو بلاؤں میں مبتلا کرنے کا باعث ہیں۔“

یعنی انسان کے کچھ کام (اعمال) نعمتوں کے زوال کا باعث ہیں، کچھ کام دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ کونسا عمل کس بیماری کا سبب ہے اب اگر اس سبب والے عمل کو ختم کیا جائے تو بیماری خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ تشخیص درست کی جائے۔

ادارہ پیغام وحدت اسلامی کی کتب میں اکثر ایسے امراض کی نشاندہی کر کے اس کے علاج کے نسخے بھی درج کئے گئے ہیں جیسے خُب دنیا کا مرض اور اس کا علاج، تکبیر کا مرض اور اس کا علاج، گھر کو جنت بنانے کے چودہ نسخے، اسی طرح کتاب حاضر ”طولِ عمر اور وسعتِ رزق کے سو مجرب نسخے“ قرآن کریم، احادیثِ رسول اور ارشاداتِ آئمہ معصومین کی روشنی میں لکھی گئی ہے ہر نسخے کی تائید قرآن و سنت سے ہوتی ہے۔ خداوند عالم نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں کی جس کا کوئی علاج نہ ہو۔

آخر میں ہم خداوند عالم سے دعا کرتے ہیں کہ علمائے حق کی تعداد اور توفیقات میں اضافہ فرمائے اور انھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے اور مومنین کو ان سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

مولانا سید ذوالفقار علی زیدی

امام جمعہ مسجد مصطفیٰ، عباس ٹاؤن

پیش نظر

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ
”افسوس بالائے افسوس اس کے لئے ہے جو اپنے بچوں کو تو
فراوانی رزق میں چھوڑ آئے اور خود اللہ کے حضور برائیاں
لے کر پیش ہوئے۔“

”جو تمام لوگوں سے زیادہ مال دار بننا چاہتا ہے اُسے چاہئے
کہ اپنے مال کی نسبت خدا کی عطا پر زیادہ بھروسہ رکھے۔“

”اے فرزند آدم! تیرے پاس گزر اوقات کا رزق موجود
ہے لیکن تو اُس رزق کا طالب ہے جو تجھے سرکش بنا دے۔“

”خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے رزق حلال طلب کیا
اور اپنے باطن کی اصلاح کی اور اپنے ظاہر کو سنوارا اور اپنے
شر سے لوگوں کو محفوظ رکھا۔“

”جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے فقر وفاقہ نہیں اور
قرآن کے علاوہ کوئی تو نگری نہیں ہے۔“

”جہل سے بڑھ کر کوئی احتیاج نہیں ہے۔“

”ہر نعمت کی ایک آزمائش ہے اور میری نعمت کی آزمائش
مال و دولت ہے۔“

”تو نگری کثرت مال کا نام نہیں دل کی تو نگری (دوسروں
کے لئے دل میں زیادہ گنجائش) کا نام ہے۔“

”بہترین رزق وہ ہے جو (ضرورت کی) کفایت کرے۔“

”تیرے مال میں سے تیرا حصہ فقط وہ ہے جسے تو نے کھا
کر فنا کیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ دے کر اسے آگے
روانہ کر دیا۔“

”طلب رزق میں اعتماد کا خیال رکھو اس لئے کہ تمہارے

حصہ کا رزق تمہاری نسبت تم کو زیادہ ڈھونڈتا ہے اور جو رزق
تمہارے مقدر میں لکھا ہی نہیں چاہے جتنی کوشش کرو اسے
پانہ سکو گے۔“

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن میری امت کے ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ پر لگا دے گا
اور وہ اپنی قبر سے نکلتے ہی اُڑ کر جنت میں چلے جائیں گے اور وہاں نعمات
الہی سے لطف اندوز ہوں گے۔ ملائکہ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے
حساب دیکھا، کہیں گے نہیں، پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم پہل
صراط سے گزرے وہ کہیں گے نہیں ہم نے نہ تو حساب دیکھا نہ ہی پہل صراط
پھر فرشتے پوچھیں گے کہ کیا تم نے جہنم دیکھی ہے وہ کہیں گے کہ نہیں ہم نے تو
کچھ بھی نہیں دیکھا۔“

تو اس وقت ملائکہ پوچھیں گے کہ تم کس نبی کی امت ہو۔ یہ جواب دیں
گے کہ ہم حضرت مصطفیٰ کے امتی ہیں۔ ملائکہ کہیں گے کہ خدا کے واسطے ہمیں
یہ بتاؤ کہ تم نے کونسا ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے محشر کی ہولناکیوں سے بچ گئے
ہو تو وہ جواب دیں گے۔ ہمارے اندر دو ایسی خصلتیں تھیں جن کی وجہ سے اللہ
نے کرم کرتے ہوئے ہمیں اس منزلت پر فائز کیا ہے۔

پہلی یہ کہ جب ہم خلوت (تنہائی) میں ہوتے تو اللہ کی نافرمانی کرتے

ہوئے ہمیں حیا آتی تھی۔

دوسرا یہ کہ ہم اپنے مقصد کی کمی ہمیشی پر راضی رہتے تھے تو اس وقت ملائکہ کہیں گے کہ واقعی پھر یہ تمہارا حق ہے۔“

حضرت ابو ذرؓ سے فرمایا کہ:

”اے ابو ذر! چار چیزیں صرف مومن ہی کو نصیب ہوتی ہیں ان میں سے ایک قلت مال ہے۔“

”جو شخص چار چیزیں پا کر خوش ہوگا وہ بوقت موت غمگین ہوگا۔

۱۔ جو شخص لمبی عمر کی وجہ سے خوش ہوگا، وہ بوقت موت غمگین ہوگا۔

۲۔ جو گھر کی کشادگی کی وجہ سے خوش ہوگا، وہ بوقت موت غمگین ہوگا۔

۳۔ جو حرام کھا کر خوش ہوگا، وہ حساب کے وقت غمگین ہوگا۔

۴۔ جو نافرمانی کر کے خوش ہوگا، وہ عذاب کے وقت غمگین ہوگا۔

مولانا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں کہ:

”بیٹا حسن! سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے اور سب سے

بڑی غربت حماقت ہے۔“

علماء ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”ہم نے چار چیزیں طلب کیں لیکن وہ نمل سکیں اور ہم نے انہیں اُن

کے برخلاف چار دوسری چیزوں میں پایا۔

- ۱۔ ہم نے دولت مندی کو مال میں طلب کیا لیکن اُسے قناعت میں پایا۔
- ۲۔ ہم نے بلندی و بڑائی، حسب و نسب میں تلاش کی لیکن اسے تقویٰ میں پایا۔
- ۳۔ ہم نے راحت کو کثرت مال میں تلاش کیا لیکن اسے قلت مال میں پایا۔
- ۴۔ ہم نے نعمت کو لباس و غذا میں تلاش کیا لیکن اسے تندرست جسم میں پایا۔“

رسول اکرم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”رزق کے متعلق لوگوں کے پانچ نظریات ہیں۔

۱۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق کمائی کے ذریعے ملتا ہے اللہ کی طرف سے مقرر نہیں ہے ایسا شخص کافر ہے۔

۲۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق کا تعلق محنت اور خدا دونوں سے ہے ایسا شخص مشرک ہے۔

۳۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ رزق خدا کی طرف سے ہے اور محنت حصول رزق کا سبب ہے اور وہ محنت کرنے میں تذبذب میں ہے کہ آیا اسے رزق ملے گا یا نہیں تو ایسا شخص منافق ہے۔

۴۔ جو سمجھتا ہے کہ رزق اللہ کے سبب سے ہے اور محنت اس کا سبب ہے محنت

کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کرتا ہے ایسا شخص فاسق ہے۔
۵۔ جو رزق کو اللہ کی جانب سے سمجھتا ہے محنت کو حصول رزق کا ذریعہ سمجھ کر
پوری جدوجہد کرتا ہے مگر خدا کے فرائض بھی صحیح سرانجام دیتا ہے ایسا شخص
خالص مومن ہے اور اس کے رزق میں حرام کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔“

ادارہ

پیغام وحدت اسلامی

Presented by: <https://jafrilibrary.com>

رِزْق اور عُمُر میں اِضَافَہ کے اسباب

نور نبیؐ

﴿ والدین سے لگی اور اچھا سلوک کرنا ﴾

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

”جو شخص یہ پکڑ کرتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ ماں باپ سے اچھا سلوک کرے کیونکہ ان سے اچھا سلوک کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔“

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:

”اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کی عمر بڑھا دے تو آپ کو چاہیے کہ والدین کو خوش رکھیں۔“

انجمنِ صلوات میں یہ مثال ہے کہ :

- (۱) ان کو کبھی ناراض نہ کریں۔
- (۲) اگر وہ ناراض ہو جائیں تو جب تک وہ راضی نہ ہو جائیں تو پیچھن سے نہ بیٹھیں۔

(۳) کبھی بھی ان کے مقابلے میں بیوی یا دوسروں کی علی الاعلان حمایت نہ کریں۔

(۴) کبھی اُن کو ڈانٹنے کی جرأت نہ کریں۔ اور نہ ہی نظر غضب ان پر ڈالیں۔

(۵) اُن کی مادی ضروریات اور نفسیاتی ضروریات کا خیال رکھیں۔

(۶) اُن کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کریں۔

(۷) اُن کی معاشرتی حیثیت آپ کی حیثیت سے کمتر نہ ہو۔

(۸) اگر وہ انتقال کر گئے ہوں تو اُن کے لئے دعائے خیر اور نیک

اعمال انجام دیئے اور ان کے قضا واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

(۹) اگر ممکن ہو تو صحیحہ کاملہ میں امام سجادؑ کی والدین کے حق میں دعا بعد ترجمہ اکثر پڑھا کریں۔

(۱۰) مرنے کے بعد بھی انہیں یاد رکھیں۔

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

”مرنے کے بعد ان کے لئے نمازیں پڑھے، اُن کے

گناہوں کی بخشش کی دعا مانگی، اُن کے گئے ہوئے وعدوں

کو پورا کرے، اُن کے دوستوں کا احترام کرے اور ان کے

رشتہ داروں سے میل ملاقات رکھے۔“

نیک لوگوں کی سرداری :

آپ ہی کا ارشاد گرامی ہے کہ
”بروز قیامت نیک لوگوں کا سردار وہی ہوگا جو والدین
کے مرنے کے بعد بھی ان کے ساتھ نیک سلوک کرے۔“

موت کی آسانی :

امام جعفر صادق ارشاد فرماتے ہیں کہ
”جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ خداوند عالم اس پر موت کی سختی
کو آسان کر دیں اسے چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے رشتہ
داروں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔“

والدین سے نیکی اولاد کو نیک بناتی ہے :

رسول اکرم فرماتے ہیں کہ:
”تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو (تاکہ) تمہاری
اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے۔“

روحانی باپ نیکی کا دیوانہ بنتا ہے :

رسول اکرم ارشاد فرماتے ہیں کہ
”میں اور علی دونوں اس امت کے باپ ہیں۔“

جس طرح جسمانی والدین کو اذیت دینے کے بارے میں جس
عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے روحانی باپ کی نافرمانی کی سزا اس سے
ہزاروں گنا زیادہ سخت ہے۔

حضرت امام رضا نے ایک مرتبہ اپنے اصحاب سے فرمایا:
”کیا تم کو بڑا نہیں لگے گا کہ ماں باپ ناراضگیوں کی بناء
پر کہیں کہ یہ میری اولاد نہیں ہے۔“
حاضرین نے کہا:
”ہمیں ضرور بڑا لگے گا۔“
آپ نے فرمایا:
”روحانی ماں باپ تمہارے ماں باپ سے افضل ہیں لہذا
انہیں اس بات کا موقع نہ دو بلکہ ان کے قرینہ ہونے کا
شرف حاصل کرو۔“

نسخہ نمبر ۱۷

حج و عمرہ کی احکام

حج و عمرہ کا کتاب:

رسول اکرم اور امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:
”حج کا بجالا ناقص (مستحکم) کو دور کرتا ہے۔“
پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ:
”حج کرو مال دار ہو جاؤ گے۔“

مولائے مستقیان علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں کہ:
”بیت اللہ کا حج اور عمرہ ناقص کو دور کرتے ہیں، گناہوں کا کفارہ
ہوتے ہیں اور جنت میں جانے کا موجب ہوتے ہیں۔“

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ:
”جو شخص تین حج کرے گا وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔“

اسحاق ابن عمار فرماتے ہیں کہ: میں نے امام جعفر صادق کی خدمت میں عرض کیا کہ:

”میں نے اپنے آپ کو اس بات پر راضی کر لیا ہے کہ میں ہر سال ضرور حج پر یا تو خود جاؤں یا پھر اپنے مال سے کسی رشتے دار کو حج پر بھیجوں۔“
تو امام نے فرمایا:

”کیا تم نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔“

میں نے عرض کیا: جی ہاں!

تو امام نے فرمایا: ”اگر تم نے ایسا کیا تو یقین جانو کہ تمہارا مال زیادہ ہو جائے گا۔“ یا فرمایا ”تمہیں مال کے زیادہ ہو جانے کی خوشخبری ہو۔“
پیغمبر اسلام نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا:

”خداوند عالم (حج کے لئے خرچ ہونے والے) ہر درہم کے بدلے میں دس لاکھ درہم (۱۰,۰۰۰,۰۰۰) اور ہر دینار کے عوض دس لاکھ دینار دے گا۔“

امام رضا فرماتے ہیں کہ:

”حج و عمرہ، فقر و گناہوں کو ایسے مٹو کرتے ہیں جس طرح آگ کی بجھنی ہلو ہے کے زنگ کو برطرف کرتی ہے۔“

نوعی نمبر ۲

صلہ رحمی

(رشتے داروں کے آپس میں کرنا اعمال کے حقوق مانگنا)

رشتے داروں سے نیکی:

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:
”رشتے داروں سے نیکی اخلاق کو سدھارتی ہے، ہاتھ کو سختی
بناتی ہے، نفس کو پاکیزہ کرتی ہے، رزق کو زیادہ کرتی ہے اور
عمر کو بڑھاتی ہے۔“

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ:

”کچھ لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں اور نیک نہیں ہوتے
لیکن وہ صلہ رحمی (رشتے داروں سے نیکی) کرتے
ہیں، جس کی وجہ سے ان کے اعمال بڑھتے ہیں اور عمریں
زیادہ ہوتی ہیں اگر وہ لوگ نیکو کار اور بھلائی کرنے والے
ہوں تو پھر کیا ہی کہنا۔“

ایک اور مقام پر رسول اکرم فرماتے ہیں کہ:
”رشتے داروں کے ساتھ نیکی کرنے سے شہر آباد ہوتے ہیں
اور عمروں میں اضافہ ہوتا ہے۔“

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ:
”جو شخص مجھے صلہ رحمی کی ضمانت دے میں اس کو اہل خانہ
کی محبت، کثرت مال، طول عمر اور جنت میں داخلے کی
ضمانت دیتا ہوں۔“

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ:
”کوئی عمل عمر کو زیادہ نہیں کرتا مگر صرف صلہ رحمی یہاں تک
کہ اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی رہ گئے ہوں اور وہ
صلہ رحمی بجالائے تو خدا اس کی عمر میں اضافہ کر کے تیس سال
کردیتا ہے اور اگر کسی کی عمر ۳۳ سال باقی رہی ہو اور وہ قطع
رحمی کرے تو خدا اس کی عمر سے ۳۰ سال کم کردیتا ہے اور فقط
تین سال باقی رہ جاتے ہیں۔“

حضرت امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ:

”پیشک جب تمام خاندان ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہوں چاہے وہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہوں خدا اُن کی روزی وسیع کر دیتا ہے اور جس اہل خاندان نے ایک دوسرے سے دوری اختیار کی ہو اور قطع رحم کے مرتکب ہوں تو خدا اُن کو محروم کر دیتا ہے چاہے وہ مشغی و پرہیزگاری کیوں نہ ہوں۔“

نسخہ مجرب

ہر وقت یاد رکھو
اعمال و امورِ سعادت کے ساتھ

ہر وقت یاد رکھو ہر امر و عادت کا

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ:

”طہارت کو کثرت سے اختیار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر بڑھا دے۔“ (یعنی اگر وضو توڑنے والی کوئی چیز لاحق ہو جائے تو دوبارہ وضو کر لیا جائے)۔“

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:
”کامل طریقے سے وضو کرو، اللہ تمہاری عمر میں اضافہ کرے
گا۔“ (کامل طریقے سے مراد ہے کہ تمام مستحبات کے ساتھ
وضو کیا جائے) وضو کرنے سے فقر اور تنگدستی سے بھی نجات
مل جاتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ:
”حالت وضو میں مرنے والا شخص شہید مرتا ہے۔“
ایک روایت کے مطابق:
”اگر کوئی شخص بغیر وضو سو جاتا ہے تو اس کا بستر قبر کی مانند ہے
جس پر وہ مردار کی طرح لیتا ہے۔“
”ہر وقت ہا وضو رہنے سے انسان گناہوں سے بھی بچا
رہتا ہے۔“

وضو کے مستحبات:

- (۱) دوران وضو سورۃ قدر کی تلاوت کرنا۔
 - (۲) وضو کی مستحب دعائیں دوران وضو پڑھنا۔
- (دیکھئے توضیح المسائل)

(۳) وضو کا برتن دائیں طرف ہو۔

(۴) مکمل خشوع و خضوع اور توجہ سے وضو کرنا۔

(۵) کم سے کم پانی سے وضو کرنا۔ ایک منہ یعنی تین پاؤ پانی سے

وضو کرنا مستحب ہے۔

نسخہ نمبر ۵

گناہوں کو ترک کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا۔ ﴿﴾

آپ سوچیں کہ مال، عزت، صحت، راحت، غرض دنیا کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ کے خزانے میں ہے!

معاذ اللہ کیا دنیا کی کوئی نعمت اللہ کے قبضہ قدرت سے خارج ہے؟

کیا آپ کسی کو راضی کئے بغیر اس کے خزانے سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں؟

کسی انسان کے خزانے سے تو اس کو راضی کئے بغیر کچھ نکالنے کی صورتیں

ممکن ہیں، چوری کر لیں، ڈاکہ ڈال لیں یا کسی ایسے شخص سے سفارش لے

آئیں کہ اس کے خوف سے صاحب خزانہ آپ کو کچھ دینے پر مجبور ہو جائے۔

مگر ظاہر ہے کہ اللہ کے ہاں تو یہ تدبیریں نہیں چل سکتیں، نہ وہاں کسی

کی چوری اور ڈاکے کی مجال اور نہ کسی ایسی سفارش کا احتمال جو اللہ تعالیٰ کو

مجبور کر دے۔

جب تک آپ انہیں راضی نہیں کر لیتے ان کے خزانے سے کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے۔ ایک علاقے کے معمولی تھانیدار کی مخالفت سے جینا دو بھر ہو جاتا ہے تو سوچنے کہ پوری کائنات کے پروردگار کی نافرمانی کر کے زندگی کتنی مشکل ہوگی۔

جیسی پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ:

”وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَ
نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۚ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي
أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۚ قَالَ كَذَلِكَ أَتَىكَ
أَبْتًا فَنَسِيهَا ۚ وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسى ۚ وَكَذَلِكَ
نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلِعَذَابِ
الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى ۚ“

(سورہ طہ آیت نمبر ۱۲۳)

”اور جو شخص میری اس نصیحت سے انکار کرے گا تو اس کے لئے جہنم کی زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب! آپ نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ میں تو آنکھوں والا تھا تو ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس ہمارے احکام پہنچے تھے پھر تم نے کچھ خیال نہیں کیا اور اس طرح اس شخص کو ہم سزا دیں گے جو حد سے

گزر جائے اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لائے اور
واقعی آخرت کا عذاب بڑا سخت اور دیر پا ہے۔“

ان آیات میں پروردگار عالم نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ جس نے
میرے ارشادات سے روگردانی کی اور میرے احکام کی تعمیل نہ کی اور نافرمانی
کی اور گناہوں میں مبتلا رہا اُس پر نہ صرف اس دنیا کی زندگی کو جھگ رکھوں گا
بلکہ آخرت میں بھی اُسے اندھا اٹھاؤں گا۔

لکن جگ سے رزق لے گا وہاں اُس کا گمان نہ ہو

ارشادِ خداوندی ہے کہ

”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ“

”اور جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے (گناہوں سے بچتا ہے)

اللہ اُس کے لئے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ

سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور

جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔“

(سورہ ملاق آیت نمبر ۲)

پریشانی سے نجات

عشتم آسلا م ارشاد فرماتے ہیں:

”میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اُس پر عمل کریں

تو وہ پریشانی سے نجات کے لئے انہیں کافی ہو جائے۔“
اُس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا“
”اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اُس کے ہر کام میں آسانی
کر دے گا۔“

الذَّابُّ كِي مَات كِي مَات

کیا خدا کو علم نہیں کہ اس بندے کے پاس رزق کی تنگی ہے۔ اس کو فلاں
مرض ہے، اس کو فلاں پریشانی ہے۔ آپ کی ضروریات، آپ کی حاجات،
آپ کی تکلیفیں اور جو کچھ حالات گزر رہے ہیں وہ محبوبِ حقیقی دیکھ رہا ہے،
سب کچھ اس کی نظر میں ہے (وَعَيْنَا اللَّهُ نَاطِرُهُ الْيَنَا) اللہ کی آنکھ آپ کو
دیکھ رہی ہے اور اُن کو آپ سے محبت بھی ہے اور اُن کو ہر تکلیف، پریشانی اور
تنگی زائل کرنے پر قدرت بھی ہے اور ایک مہربان ماں کی طرح جب آپ
سوتے ہیں تو وہ نگہبانی کرتا ہے، جب آپ گناہ کرتے ہیں تو وہ مہربانی کرتا
ہے، جب آپ بھوکے ہوتے ہیں تو وہ مہربانی کرتا ہے۔

ایسے کریم کی فرمانبرداری کر کے تو دیکھئے جب اتنے گناہوں کے بوجھ
کے ساتھ وہ آپ کا اتنا خیال رکھتا ہے تو اپنی نافرمانی سے اجتناب اور اپنی
فرمانبرداری سے آپ کی پریشانیاں کیوں نہ دور کرے گا۔

آپ کے بندے کام آسان ہو جائیں گے

جب خود پروردگار عالم نے فرمادیا ہے کہ:
”جو شخص بھی تقویٰ اختیار کرے گا ہم اُسے ایسی جگہ سے
روزی دیں گے جہاں اُس کو گمان بھی نہ ہوگا اور اُس کے
سب کاموں کو آسان کریں گے۔“

مصیبت کے زمانے

آپ کا کوئی دوست روزانہ آپ کے پاس آ کر آپ کا دل بہلاتا ہو اور پھر
وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے اور کسی وجہ سے نہ آئے تو اگر آپ واقعی اُس کے
دوست ہیں تو فوراً اس کی مصیبت کو ٹالنے کی کوشش کریں گے کہ وہ پھر آتا
رہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے بندے کی آہ و زاری، مناجات اور اللہ کرنا محبوب
ہے۔ جب بندہ کسی مصیبت میں پھنستا ہے تو جلدی اُس کی مصیبت ٹال دیتا
ہے تاکہ میرا بندہ پھر میرے حضور میں آئے جلدی سے مصیبت ٹالنے کا راز
دوستی ہے۔ تو اللہ تقویٰ کی برکت سے اپنے دوستوں کا کام آسان کر دیتا ہے۔

آسان کریں

ارشادِ ربِّ العزت ہے کہ:

”اگر لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم اُن پر
زمین و آسمان کی طرح طرح کی برکتیں کھول دیتے۔“

تقویٰ سے زندگی پر اہمیت پڑانے کی مہربانی ہے:

ارشاد باری ہے کہ:

”جو شخص بھی نیک عمل کرتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت جب کہ وہ مومن ہوں ہم اُن کو نہایت صاف ستھری اور پُر لطف زندگی عطا کریں گے۔“

تقویٰ کی برکت سے اس شخص کی اولاد نیک بننے لگتی ہے:

قرآن میں حضرت موسیٰؑ و حضرت کے واقعہ سے بیان ہوا ہے کہ:

”حضرت نے موسیٰؑ سے کہا کہ میں نے جو وہ دیوار بلا اجرت درست کر دی وہ یتیم بچوں کی تھی جو شہر میں رہتے ہیں اور اُس دیوار کے نیچے اُن کا خزانہ گڑھا ہوا ہے اور اُن کا باپ صالح آدمی تھا (و کسان ابوہما صالحا)۔ بس خدا کو یہ منظور ہوا کہ یہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ سب خدا کی مہربانی کی وجہ سے ہے۔“

اس واقعے سے معلوم ہوا اُن لوگوں کے مال کی حفاظت کا حکم اس سبب سے تھا کہ اُن کا باپ ایک مٹھی اور صالح شخص تھا۔ سبحان اللہ تیلو کاری اور تقویٰ کے آثار نسلوں میں چلتے ہیں۔ آج کل لوگ اولاد کے لئے طرح طرح کے سامان اور جائیداد وغیرہ چھوڑنے کی فکر میں رہتے ہیں سب سے زیادہ کام کی

جانتا اور یہ ہے کہ خود نیک کام کریں تاکہ اُس کی برکت سے اولاد بلاؤں سے محفوظ رہے۔

نوشہ ہر

صدقہ دینا

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

”نیکی اور صدق فقر وفاقہ کو بھگا دیتے ہیں، عمر کو زیادہ کرتے ہیں اور ستر قسم کی برائیوں کو دور کرتے ہیں۔“

اور فرمایا:

”کوئی شک نہیں کہ صدق ستر قسم کی دنیاوی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ جن میں بڑی موت بھی شامل ہے۔ یقین جانو کہ صدق دینے والا کبھی بھی بڑی موت نہیں مرتا۔“

(بقول علماء، بڑی اموات میں سے ایک جوانی کی موت ہے)

بُری موت سے حفاظت

رسول خدا فرماتے ہیں:

”اللہ صدقہ کے ذریعے ستر قسم کی بُری اموات کو دفع کر دیتا

ہے۔ بیماری کو دماغ اور صدقہ سے بھی بھگایا جاسکتا ہے۔“

ایک اور مقام پر رسول فرماتے ہیں:

”صدقہ دیا کرو، اس سے تمہیں وافر مقدار میں رزق ملے گا۔“

صدقہ کے معنی پر عام سوچ کی وضاحت:

(۱) صدقہ کھلم کھلا اور مخفی دونوں ہی طور پر دینا چاہئے:

امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب فرماتے ہیں:

”کھلم کھلا صدقہ دینا بڑی موت سے بچاتا ہے اور مخفی طور پر صدقہ دینا گناہوں کا

کفارہ بن جاتا ہے“

(۲) صدقہ کی چند معنوی اقسام کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے:

مثلاً:

(الف) رسول اللہ نے فرمایا:

”لوگوں کو اذیت دینے سے باز رہو کیونکہ یہ تمہاری جان پر

تمہاری طرف سے صدقہ ہے۔“

(ب) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی صدقہ ہے۔

(ج) علم کو پھیلانا بھی ایک صدقہ ہے۔

(د) لوگوں کے کام آنا اور ان کی مدد کرنا۔

(ر) اچھی گفتگو کرنا۔

(۳) صرف صدقہ دینا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اُس صدقے کو باطل

ہونے سے پہچانا بھی ضروری ہے:

کیونکہ چند اعمال صدقہ کو باطل کر دیتے ہیں اور اس کے ثواب اور فائدوں کو ختم کر سکتے ہیں۔

رسول اکرم فرماتے ہیں:

”بہن بھائی اور پھر جس قدر قریب سے قریب ہوں، قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا تو گئے اجر کا باعث ہے۔“

روایت میں ہے:

”وہ صدقہ ہی نہیں ہے کہ اپنے غریب رشتہ داروں کو محروم کر کے دوسروں کو دیا جائے۔“

صدقہ میں مستحق کو یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ صدقہ دیا جا رہا ہے بلکہ بغیر یہ بتائے کہ یہ صدقہ ہے، دیا جاسکتا ہے۔

صبح اور رات سونے سے پہلے صدقہ دینے کی بہت تاکید ہے۔

صدقہ کے تمام فوائد حاصل ہونے کے لئے اُس کا مستحق کے ہاتھ تک پہنچانا ضروری ہے۔ صرف پیسوں کو صدقہ کے طور پر الگ کر دینا یا دراز میں ڈال دینا کافی نہیں۔

اگر کسی مستحق کا ملنا ممکن نہ ہو یا آپ صدقہ جمع کر کے ایک ساتھ دینا چاہ رہے ہوں تو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک طریقے کو اختیار کر کے صدقہ کے ثواب و دیگر فوائد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

..... مستحق کو ایک رقم بطور قرض دے دیں اور وقت صدقہ ایک مخصوص رقم اس قرض میں سے معاف کرتے رہیں۔

..... غریب سے اجازت لے لیں کہ آپ صدقہ نکال کر ایک جگہ جمع کر کے ایک ساتھ اس تک پہنچا دیں گے۔

ان امور کا خیال رکھنے سے صدقے کا ثواب اور فوائد اسی وقت حاصل ہو جاتے ہیں۔

عام مستحب صدقات، غیر سید بھی سید کو دے سکتا ہے۔ فقط واجب صدقات مثلاً صدقہ (فطرہ) یا صدقہ (زکوٰۃ) سید، غیر سید سے نہیں لے سکتا۔ لیکن عام صدقات سید، غیر سید سے بھی لے سکتا ہے۔

صدقہ غیر مستحق یا نافرمان دیا جاسکتا ہے:

صدقہ کے لئے مستحق کو دینے کا ثواب سب سے زیادہ ہے لیکن صدقہ غیر مستحق یا نافرمان کو بھی دیا جاسکتا ہے۔ اور اس سے بھی فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔

”جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً صدقہ دیجئے تاکہ اس

غلطی کا ازالہ ہو جائے۔“ (حضرت لقمان)

صدق کے دیگر فقہی مسائل کے لئے علماء یا فقہ کی مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

صدق دینے کا ثواب:

”صحیح مند کو صدق دینے کا ثواب ۷ گنا اور طالب علم کو

صدق دینے کا ثواب ۱۰۰ گنا اور مردہ عزیزوں کے لئے

صدق دینے کا ثواب ۱۰۰,۰۰۰ گنا ہے۔“

(جناب رسول خدا)

صدق کو پیش روئے دنیا کی شہرتی ہے:

قرآن میں پروردگار عالم فرماتا ہے:

”یا ایہا الدین امنو لا تبطلوا صدقاتکم بالمن

والاذی۔“

”اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت

کے ذریعے باطل نہ کرو۔“

احسان بقائے عمر کی ہے:

۱۔ یہ خیال پیدا ہو جائے کہ اُس نے صدق لینے والے پر احسان کیا ہے۔

۲۔ دوسروں کے سامنے اُس کا اظہار کرے۔

۳۔ صدق لینے والے سے اپنی تعظیم و فرمانبرداری کی امید رکھے۔

۴۔ اگر صدق دینے کے بعد صدق لینے والے سے کوئی خلاف ادب بات

سرزد ہو جائے تو اس سے ناراض اور بد دل ہو جائے۔

لائقیت سے صدقہ کے بائٹل ہونے سے مراد یہ ہے کہ:

۱۔ صدقہ لینے والے کو سرزنش اور ملامت کرے۔

۲۔ اُس کے راز کو افشاء کرے۔

۳۔ اُس کو دیکھ کر بُری صورت بنائے۔

۴۔ اُس کی صحبت سے عار رکھے۔

۵۔ اپنے آپ کو اُس سے بلند مرتبہ جانے۔

صدقہ دینے کے آداب

(۱) ضرورت مند کے اپنی ضرورت ظاہر کرنے سے پہلے اس کو عطا

کرے کیونکہ اگر سوال کرنے کے بعد عطا کیا جائے گا تو وہ اُس

آبرو کی قیمت ہوگی جو لی گئی ہے احسانِ کامل نہ ہوگا۔

(۲) جیسے ہی دل میں صدقہ دینے کا سوال پیدا ہو تو فوراً دے دیا جائے

اور سمجھ جائے کہ اس وقت شیطان اُس سے غافل ہے اور فرشتے

نے اُس کے دل میں گذر کیا ہے۔ اس موقع کو نصیحت جانے اور

ارادے کو پورا کرے۔

(۳) نیک وقت اور نیک زمانے میں صدقہ دینے کا ثواب اور زیادہ

ہے۔ مثلاً روزِ عیدِ غدیر، اول و آخر ماہِ رمضان وغیرہ۔

(۴) صدقہ کو پوشیدہ طور پر دینا کہ ریا کاری سے اطمینان رہتا ہے۔

(۵) صدق لینے والے کا ممنون ہو کہ حقیقتاً اُس نے صدق قبول کر کے
اُس پر احسان کیا ہے۔

(۶) صدق دینے کے بعد اُس کے ہاتھ کو بوسہ دے کہ چوتھے امام
زین العابدین کی سنت بھی یہی تھی اور وہ اُس کی یہ ہے کہ لینے
والے کا ہاتھ نائب دستِ خدا ہے کیونکہ جو کچھ فقیر کو دیا جاتا ہے
پہلے خدا تک پہنچتا ہے۔

(۷) اپنے ہاتھ کو فقیر کے ہاتھ سے بلند نہ کرے بلکہ اپنا ہاتھ نیچے کھلا
رکھے تاکہ فقیر خود اٹھالے۔

(۸) صدق دیتے وقت فقیر سے تواضع اور فروتنی سے پیش آئے۔

(۹) جو چیز صدقے میں دی جائے ایسی ہو کہ لینے والے کے لئے
خفت اور شرم کا باعث نہ بنے۔

(۱۰) اگر اسے قبول کرنے سے شرم آتی ہو تو صدقے کو ہدیہ اور تحفہ قرار دے۔

(۱۱) اگر اُس کی طبیعت بالمشافہ اور براہِ راست لینے کو پسند نہ کرتی ہو تو
کسی دوسرے کے ہاتھ بھیج دیں۔ اس طرح ہر وہ طریقہ جو اُس
کی شان گھٹائے ہرگز اختیار نہ کریں۔

(۱۲) جو کچھ راہِ خدا میں دیا ہو اُس کو بزرگ اور بڑا نہ سمجھے۔

(۱۳) جو کچھ راہِ خدا میں دیا جائے وہ اپنے تمام مال میں سب سے بہتر
اور سب سے زیادہ عزیز ہو اور حرمت اور شہدے سے پاک ہو۔

کیونکہ خدا پاک ہے اور وہ سوائے پاک کے کسی چیز کو قبول نہیں کرتا۔ اور جو چیز کم درجے کی ہو اس کا دینا خلاف ادب ہے۔

کیونکہ خداوند عالم بھی فرماتا ہے:

”انفقوا من الطیبات ما کسبتم“

”پاکیزہ چیزوں کو خرچ کرو جن کو تم حاصل کرو“

(۱۴)..... جو چیز فقیر کو دی جائے تو اس سے دعا کی خواہش کرے کیونکہ فقیر

کی دعا دینے والے کے حق میں مستجاب ہوتی ہے۔

(۱۵)..... صدقہ دینے میں استحقاق کا خیال رکھے۔ بدکار کو نیکو کار پر مقدم نہ

رکھیں۔ بے ہنر نادان کو اہل ہنر اور عقلمند پر ترجیح نہ دیں۔ پہلے ضعیفوں

کی دیکھیری کی کوشش کریں۔ زخمی عضو موجود ہونے کے باوجود

تندرست عضو پر مہم نہ رکھیں۔

(۱۶)..... ترتیب فقراء کا خیال کریں۔ اہل تقویٰ، علماء اور رشتے داروں کو

مقدم رکھیں۔

(۱۷)..... ایسے رشتے دار جو آپ سے دلی بغض رکھتے ہوں انہیں صدقہ دینا

باوجود مخالفت نفس کے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

(۱۸)..... صحت و تندرستی و مالداری میں صدقہ دینا نہ کہ صرف اس وقت

جب مریض موت میں جھٹلایا جاں بلب ہو۔

(۱۹)..... صدقے کے بجائے قرض حسد دے کیونکہ امام صادق فرماتے

ہیں کہ صدقہ کا ثواب دس حصے اور قرضِ حسنہ کا ثواب پندرہ حصہ ہے۔ اس کو ضائع نہ کرو۔

سورۃ بقرہ

﴿ تسبیح جناب فاطمہ الزہراء علیہا السلام ﴾

تسبیح جناب فاطمہ الزہراء علیہا السلام

”تسبیح جناب فاطمہ الزہراء کا پڑھنا بھی فقرو و فاقہ کو دور کرتا ہے۔“

اس تسبیح کے چند فوائد

اس تسبیح کے چند اور فوائد بھی روایات میں بتائے گئے ہیں:

(۱) یہ تسبیح ایک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

”ہر روز حضرت فاطمہ الزہراء کی تسبیح کا ہر نماز کے بعد بجالانا

میرے نزدیک روزانہ ایک ہزار رکعت نماز ادا کرنے سے

زیادہ محبوب ہے۔“

(۲) تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”جو شخص واجبی نماز کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء کی تسبیح

بجالائے اور وہ اس حال میں ہو کہ اس نے ابھی دائیں ہاتھ کو بائیں پر سے اٹھایا بھی نہ ہو، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(۳) اس تسبیح کے پڑھنے کا شمار، ذکر کثیر کرنے والوں میں ہوگا۔

(۴) ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

”جو شخص رات کو سونے سے پہلے حضرت فاطمہ زہراؑ کی تسبیح پڑھے تو ان مردوں اور عورتوں میں سے شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں اور انہوں نے (واذکر اللہ ذکراً کثیراً) اللہ کا ذکر زیادہ کیا کروے مطابق عمل کیا ہے۔“

(۵) کان کی بیماریوں اور امراضِ درد سے نجات ملتی ہے۔

”جسمانی بیماریوں خاص طور پر کان کی بیماریوں اور امراضِ درد سے نجات ملتی ہے۔“ (امام جعفر صادقؑ)

(۶) ”تسبیح پڑھنے والے کا میزان عمل بھاری ہو جاتا ہے۔“ (امام جعفر صادقؑ)

(۷) ”یہ تسبیح خوشنودی خدا کا باعث ہے۔“ (امام محمد باقرؑ)

(۸) ”اس تسبیح سے شیطان دور ہوتا ہے۔“ (امام محمد باقرؑ)

(۹) ”یہ تسبیح جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔“ (امام جعفر صادقؑ)

(۱۰) ”بدبختی سے نجات دلاتی ہے۔“ (امام جعفر صادق)

(۱۱) سونے سے پہلے اس کو پڑھنے سے تمام رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

آداب شریفانہ تہجد کا طرز و رواج

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اس عظیم تسبیح کو لوگ تیز تیز اور بے توجہی سے پڑھتے ہیں۔ جس سے پتا چلتا ہے کہ وہ اس تسبیح کو عبادت کے طور پر پڑھ رہے ہیں۔ اس کے پڑھنے میں کوئی لذت محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے وجود میں اس کا کوئی اثر پاتے ہیں۔ لہذا اس تسبیح کو چند شرائط و آداب کے ساتھ بجالانا ضروری ہے۔

(۱) تسبیح پڑھتے وقت حضور قلب ہو۔ کیونکہ حضور قلب اور توجہ ہر

عبادت کی قبولیت کی بنیادی شرائط میں سے ہے۔ اس شرط کے

پورا نہ ہونے سے انسان اُس کی برکات اور آثار سے بہرہ مند

نہیں ہو سکتا اگر صرف تسبیح کے الفاظ زبان پر ہوں اور خود اُس کی

توجہ ادھر ادھر اور وہ خود غفلت کے سمندر میں غوطہ زن ہو تو گویا وہ

اللہ کی بارگاہ سے فرار ہوئے شخص کی مانند ہوگا لہذا مکمل توجہ اور

ارتکاز سے اس تسبیح کو انجام دینا چاہئے۔

(۲) اس تسبیح کو نماز کے بعد بلافاصلہ انجام دینا چاہئے۔ یعنی کوشش کرے

کہ سلام کے بعد تشہد والی حالت ہی میں اس کو شروع کر دیا جائے۔

(۳) تسبیح کے دوران بات چیت نہ کرے۔

- (۴) ادھر ادھر نہ دیکھے۔
- (۵) رو بہ قبلہ ہو کر ہی اس تسبیح کو انجام دے۔
- (۶) اسے موالات (پے در پے اور بغیر وقفہ) کے انجام دیا جائے۔
- امام جعفر صادقؑ کے فرزند محمد بیان کرتے ہیں کہ:
- ”امام جعفر صادقؑ، تسبیح فاطمہؑ کو موصولاً ادا فرماتے تھے اور اسے درمیان میں کسی شے سے قطع نہیں فرماتے تھے۔“
- (۷) تسبیح کا خوشی کے ساتھ انجام دیا جائے۔
- (۸) خاص طور پر اس تسبیح کو تمام نمازوں کے بعد، سونے سے پہلے، پہلی ذی الحجہ کی رات کو ضرور انجام دیا جائے۔
- (۹) ”اُن اذکار تسبیح کو تسبیح کے ذریعے بجالائے اور افضل یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو تسبیح امام حسینؑ کی پاک ثربت کی بنی ہوئی ہو کیونکہ اس کا ثواب عام تسبیح کے ستر ذکر کے برابر ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)
- (۱۰) صحیح عربی میں پڑھی جائے۔
- (۱۱) اپنے بچوں کو جس طرح نماز کی تاکید کی جائے اُس طرح تسبیح فاطمہؑ کی بھی تاکید کی جائے۔
- (۱۲) اس تسبیح کو بجالانے میں کوتاہی اور سُستی کو ترک کیا جائے۔

نسخہ نمبر ۸

﴿ پڑھنے سے اچھا لوگ کرنا ﴾

اس سے رزق اور عمر دونوں بڑھتے ہیں۔

رسول اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”ہمسایہ کو خوش کرنے والے کا گھر آباد اور عمر میں

برکت ہوتی ہے۔“

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

”حسن خلق اور حسن ہمسائیگی شہروں کی آبادی اور عمر میں

اضافہ کا موجب ہے۔“

امام صادق کا ارشاد ہے کہ:

”ہمسایہ کو خوش کرنے والے کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔“

امام حسن مجتبیٰ سے روایت ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا:

میں نے اپنی والدہ گرامی کو ہر شپ جمعہ دیکھا وہ ساری رات اللہ کی

عبادت میں مشغول رہتی تھیں اس دوران میں سنتا تھا وہ ایک ایک مومن کا نام

لے کر دعا مانگتی تھیں اور اس دعا میں اپنے لئے کوئی دعا مانگتیں۔

ایک دن میں نے پوچھا؟

والدہ گرامی! آپ دوسروں کے لئے تو دعا کرتی ہیں اپنے لئے کیوں

وہا طلب نہیں فرماتیں؟

تو فرمایا: بیٹا! الجارثم الدار

پہلے ہمسایہ اور پھر اہل خانہ کا حق ہوتا ہے۔

ہمسایہ کے حقوق اور اولاد کے حقوق

..... اُس کو سلام کیجئے۔

..... اگر وہ اپنی پوشیدہ حالت ظاہر نہ کرنا چاہے تو آپ جستجو نہ کیجئے۔

..... بیمار ہو تو عیادت کے لئے جائیے۔

..... اس کی مصیبت میں عزت کے لئے جائیے اور فہم میں اُس کا ساتھ دیجئے۔

..... اُس کی خوشی میں اسے مبارکباد دیجئے۔

..... اُس کے عیب کی اطلاع ہو تو اسے پوشیدہ رکھیئے۔

..... اُس سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہو تو معاف کر دیجئے۔

..... اگر وہ آپ کے گھر کی دیوار پر بوجھ رکھنا چاہے تو منع نہ کیجئے۔

..... گھر کا سامان اگر ادھار مانگے تو دریغ نہ کیجئے۔

..... اُس کے اہل و عیال کو نہ دیکھیئے۔

..... جب تک اُس کے گھر کا دروازہ بند نہ ہو تو اُس سے غافل نہ ہوئیے۔

..... اُس کی اولاد کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیے۔

..... بلحاظ دین و دنیا اُس سے گفتگو رکھیئے۔

..... اگر وہ کوئی مدد چاہے تو اُس کی مدد کیجئے۔

..... قرض مانگے تو قرض دیجئے۔

..... اپنا مکان ایسا نہ بنائیے کہ اُن کے گھر کی ہوا بند ہو جائے۔

..... کوئی عمدہ غذا لائیں یا پکائیں تو انھیں بھی بھیجئے۔

ہمسایہ کی شناخت عرفاً ہے یعنی جنہیں لوگ ہمسایہ کہیں۔ اور بعض

روایات سے پتا چلتا ہے کہ اطراف کے چالیس گھر ہمسایہ شمار ہوتے ہیں۔

مولائے کائنات فرماتے ہیں:

”جو اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرے اُس کی خدمت

کرنے والے زیادہ ہوں گے۔“

رسول اکرم فرماتے ہیں کہ:

”جو شخص گھریلو استعمال کی چیزیں اپنے ہمسایہ کو نہ دے گا وہ

روز قیامت خدا کے احسان سے محروم ہوگا۔“

”جو شخص اپنے ہمسایہ کی زمین میں ایک بالشت زمین بھی

خیانت (غصب) کرے گا خدا قیامت میں اس کی گردن

میں ایک طوق باندھے گا۔“

”جس نے ہمسایہ سے جھگڑا کیا اُس نے مجھ سے جھگڑا کیا۔“

”ہمسایہ کو اذیت دینے والے پر خدا کی جنت کی خوشبو حرام،

اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیسی بُری جگہ ہے۔“

نسخہ نمبر ۹

﴿ کثرت سے گمبیر (اللہ اکبر) کہنا ﴾

وسعتِ رزق کے لئے نہایت مجرب ہے۔
شرط فقط یہ ہے کہ اس (اللہ اکبر) کو اعتقاد اور دل کی گہرائیوں میں جگہ
دے کر کہے۔

امام صادق فرماتے ہیں:

”جب تم اللہ اکبر کہو تو سوائے خدا کے تمام چیزیں تمہاری نگاہ
میں حقیر ہو جانی چاہئیں اور اگر انسان صرف زبان سے اللہ
اکبر کہے لیکن اس کا دل کسی اور طرف مائل ہو تو وہ شخص جھوٹا
اور منکار ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فکر کی شیریں
کامی کی توفیق کو سب کر لیتا ہے۔“

نسخہ نمبر ۱۰

﴿ خدا کی نعمتوں پر شکر لانا کرنا ﴾

مولائے کائنات فرماتے ہیں:
”کثرتِ شکر اور صلہ رحمی نعمتوں کو بڑھا دیتا ہے اور موت کو

دور کر دیتا ہے۔“

اور فرمایا:

”جسے شکر کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ (نعمت میں) اضافہ سے

محروم نہیں ہوتا۔“

پھر فرماتے ہیں:

”اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی کے لئے شکر کا دروازہ تو کھول

دے مگر اضافہ کا دروازہ بند رکھے۔“

امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ:

”خلوص دل کے ساتھ شکر ادا کر کے اپنے قبیل رزق کو کثیر

میں تبدیل کر دو۔“

امام جعفر صادق ارشاد فرماتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی چھوٹی یا بڑی نعمت عطا

فرماتا ہے اور بندہ اس پر الحمد للہ کہتا ہے تو (گویا) اس

نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔“

کیا شکر ادا کرنا کافی ہے؟

مولائے کائنات ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”مومن کا شکر اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے جب کہ منافق

کا شکر صرف اس کی زبان کی حد تک ہوتا ہے۔“

مولانا یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

”ہر نعمت کا شکر اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں ہے۔“

یہ بھی فرمایا کہ:

”نعمت میں مست ہونے کے بجائے اُس کے شکر میں

مشغول ہو۔“

امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ:

”جب تک بندوں کی طرف سے شکر کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا

تو اللہ کی طرف سے نعمتوں کا سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوتا۔“

لہذا خدا کی عطا کردہ نعمتوں اور صلاحیتوں کو اُس کی راہ میں خرچ کرنا

بھی اصل شکر شمار ہوتا ہے۔ مثلاً

(۱) مال و دولت کا شکر:

اگر خدا نے کسی کو مال و دولت سے نوازا ہے تو وہ اس مال کو خدا کے دین

کی ترویج اور تبلیغ میں خرچ کرے، غریبوں کی امداد کرے، صاحبانِ علم کی کمک

کرے، حج و عمرہ و زیارات، مسجد مدرسہ کے لئے وقف کر دے۔

(۲) صحت و تندرستی کا شکر:

اگر خدا نے کسی کو صحت و تندرستی دی ہے تو اس صحت و تندرستی کو خدا کی

اطاعت میں خرچ کرے، عبادتیں انجام دے۔

(۳) تعلقات کا شکر:

اگر کسی مومن کے تعلقات بہت ہیں تو دوسروں کی مدد کرے۔

(۴) زبان کا شکر:

زبان کا شکر حمد و تسبیح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔

(۵) دل کا شکر:

تمام بندوں کے ساتھ بھلائی اور احسان کرنے کا ارادہ ہے۔

(۶) عقل کا شکر:

غور و فکر کرنا ہے۔

(۷) آنکھوں کا شکر:

علم کا حصول، قرأت قرآن و حدیث اور نامحرموں سے آنکھوں کی حفاظت ہے۔

(۸) سر کا شکر:

سر کا سجدے میں رکھنا ہے۔

جب انسان رکوع میں اللہ کے سامنے جھک گیا تو گویا آدھے جسم کا شکر ادا ہو گیا اور جب سجدے میں سر رکھ دیا تو پورے اعضاء بھی بچھ گئے اور سجدے میں پورا شکر ادا ہو گیا اس لئے اتنا قرب خدا بندے کو کہیں نہیں ملتا جتنا سجدے

میں ممتا ہے۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ دیکھئے اگر کوئی حاجی آپ کو ٹوپی پہناتا ہے تو آپ بار بار اُس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ خدا آپ کو جزائے خیر دے آپ نے ہمیں مدینے کی ٹوپی پہنائی لیکن افسوس جس نے سر بنایا اُس کا شکر ادا نہیں کیا اگر خدا سر نہ دیتا تو آپ ٹوپی کہاں رکھتے؟ کیا آپ گردن پر رکھتے؟ لہذا سر کا شکر یہ، یہ ہے کہ سجدہ ادا کیجئے۔

(۹) تمام نعمتوں کا شکر:

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

”نعمات کا شکر حرام کاموں سے پرہیز میں ہے۔“

حضرت داؤد سے روایت ہے کہ انہوں نے پروردگار عالم سے کہا۔

”معبود میں تیرا شکر کیوں کر ادا کروں کیوں کہ نعمت کا شکر ادا

کرنا خود دوسری نعمت ہے اور اس کا شکر بھی ضروری ہے۔“

تو اس کے جواب میں خدا نے وحی فرمائی کہ:

”(اے داؤد) جب تم نے یہ سمجھ لیا کہ جو بھی نعمت تم کو ملتی

ہے وہ خدا کی طرف سے ہے تو تم نے میرا شکر ادا کر دیا۔“

یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ نعمت کے عطا کرنے والے کی قدر دانی کا

نام شکر ہے اور اس قدر دانی کے آثار دل، زبان اور دیگر اعضاء و جوارح سے

ظاہر ہوتے ہیں۔

زبان پر۔۔ اس کے آثار حمد و ثناء و مدح کے عنوان سے ظاہر ہوتے ہیں۔
دل میں۔۔ اس کے آثار خضوع، خشوع، محبت اور خشیت وغیرہ کی طرح
ہوتے ہیں۔

اعضاء و جوارح میں۔۔ اس کے آثار اطاعت اور مرضی منعم کے مطابق
اعضاء کا استعمال ہوتے ہیں۔

شکر کے آثار میں اس چیز (نعت) کی زیادتی ہے کیونکہ ارشادِ ربّ
الغزّت ہے کہ:

”لئن شکرتم لازیدنکم“

”اگر تم نے میرا شکر کیا تو تمہارا میں اور زیادہ دوں گا۔“

نورِ فہرہ

﴿ کثرتِ تلاوتِ قرآن ﴾

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

”جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے یا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اس
گھر کی برکت بڑھتی ہے، فرشتے اس میں موجود رہتے ہیں،
شیطان اس گھر سے بھاگتے ہیں اور اس گھر کی روشنی اہل
آسمان کو اس طرح پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی روشنی اہل

زمین کو پہنچتی ہے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا یا اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا، اُس کی برکت کم ہو جاتی ہے، فرشتے اُس سے دور ہو جاتے ہیں اور شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔“

آداب تلاوت قرآن

تلاوت قرآن کے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لئے قرآن

کے مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے:

(۱) قرآن کے حروف کو چھونے سے پہلے با وضو ہونا ضروری ہے۔

اور با وضو ہونے سے تلاوت قرآن کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے۔

(۲) مکمل خشوع و خضوع سے تلاوت کریں اس سے بڑھ کر توجہ و

ارتکاز کی کوئی اور چیز نہیں ہے۔

(۳) تلاوت قرآن کی نیت خوشنودی، خدا اور دین کی سمجھ ہو ایسی

تلاوت کا اجر فرشتوں، اللہ کے نبیوں اور اُس کے رسولوں کے

لئے مقرر ہے (جناب رسول خدا)۔

(۴) گھر میں باواز بلند تلاوت کی جائے اس کے اثرات گھر کے تمام

افراد پر ہوتے ہیں اولاد بھی قرآن پڑھنے اور سیکھنے کی طرف

راغب ہوتی ہے بلکہ اُن کے ہمسایہ بھی اس کا اثر قبول کرتے

ہیں۔

(۵) اچھی اور خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کی جائے۔

- (۶) قرآن کو صحیح عربی مخارج کے ساتھ پڑھیں۔
- (۷) روزانہ کم از کم پچاس آیات ضرور تلاوت کریں۔
- (۸) نماز فجر کے بعد، رات کو سونے سے پہلے یا فارغ اوقات میں تلاوت قرآن سے غافل نہ ہوں۔
- (۹) غور و فکر اور تدبیر کے ساتھ تلاوت ہو۔ بہتر ہے کہ قرآن کریم سے پانچ یا دس آیات بمع ترجمہ و تفسیر کے سونے سے پہلے پڑھنے کی عادت ڈال لیں۔
- (۱۰) بہتر ہے کہ تلاوت قرآن کا ثواب اپنے والدین، رشتے داروں، مرحومین بلکہ چہارو معصومین پہنچانے کو ہدیہ کریں۔ امام موسیٰ بن جعفر فرماتے ہیں کہ "اس کا ثواب اس صورت میں ملے گا کہ وہ ان بستیوں کے ہمراہ قیامت میں محشور کیا جائے گا۔"
- واضح رہے کہ دیگر مستحبات کی طرح تلاوت قرآن کا ثواب زندہ لوگوں کو بھی ہدیہ کیا جاسکتا ہے مثلاً والدین یا ان لوگوں کو جن کے حقوق میں ہم سے کوئی کوتاہی ہوگئی ہو مثلاً نفیست وغیرہ۔
- (۱۱) قبلہ رخ ہو کر تلاوت کی جائے کہ قبلہ رخ ہونے سے دل و جان پر اثر انداز ہوتی ہے اور دل میں انکساری پیدا ہوتی ہے۔

سورۃ ناسرہ

مسئلہ توبہ کرتے رہنا

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

”جب رزق میں کمی واقع ہونے لگے تو اللہ سے استغفار کرو۔“

ایک اور مقام پر مولانا علی فرماتے ہیں کہ:

”جو شخص توبہ کے بارے میں نال منول سے کام لے کر

اپنے آپ کو دھوکا دے اس پر موت کے اچانک حملے کا زیادہ

خطرہ ہوتا ہے۔“

توبہ کرنے والوں کی کئی مثالیں حدیث میں بیان کی ہیں:

..... سچی توبہ کرنے والا حرام کاموں سے پرہیز کرے گا۔

..... طلب علم میں حریص ہو جائے گا۔

..... جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں نہیں جاتا اسی طرح وہ بھی

دوبارہ گناہ نہ کرے گا۔

توبہ کے بھروسے پر گناہ کرتے رہنا انتہائی سنگین غلطی ہے۔ اس کی مثال

ایسی ہے جیسے اس کے پاس مرہم ہو اور وہ اس کے بھروسے پر اپنی انگلیاں جلا

لے۔ ایسی آگ پر ہرگز دلیری نہیں کی جاسکتی جو اس دنیاوی آگ سے

ہزاروں درجہ زیادہ تیز اور گرم ہو۔

خدا کی رحمت و احسان کا تقاضا تو یہ تھا کہ اُس سے متاثر ہو کہ اطاعت و فرمانبرداری زیادہ کرے نہ کہ گستاخی اور نافرمانی کی جائے۔ جب کہ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کسی کے ساتھ احسان کرتا ہے تو وہ اور زیادہ محبت اور اطاعت کرتا ہے نہ کہ مخالفت اور سرکشی۔

ہمت کر کے ایک ایک گناہ چھوڑتے جائیں۔ ایک قاعدہ یہ ہے کہ جب انسان ایک گناہ چھوڑتا ہے تو سب گناہ اُس سے چھوٹ جاتے ہیں۔

توبہ پتھری کے چھاب اور گناہوں میں

پہلی رکاوٹ: علم دین کا حاصل نہ کرنا۔

جب ہمیں گناہوں کی تفصیل ہی معلوم نہیں اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے تو توبہ کیونکر ہوگی۔ لوگوں کو علم سے اس قدر اجنبیت ہو گئی ہے کہ اگر کوئی عالم ہمارے سامنے ہمارے افعال کا گناہ ہونا بیان کرتا ہو تو سن کر سخت تعجب ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

دوسری رکاوٹ: گناہوں کو ہلکا سمجھنا۔

اس کی علامت یہ ہے کہ گناہ کر کے اُن کا دل بُرا نہیں ہوتا۔ جس طرح اگر کسی شخص کو جو شراب نہ پیتا ہو دھوکے میں کوئی شراب پلا دے تو اُس کے دل کو کتنا صدمہ ہوتا ہے لیکن جن لوگوں کو عادت ہو گئی ہو اور عادت ہو جانے کی

وجہ سے اس کو خفیف سمجھ لیا ہو جیسے غیبت کرنے یا گانا سن لینے سے دل بُرا نہیں ہوتا اور گناہ کے خفیف ہونے کا ایک سبب تو یہ ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس گناہ کی ہم کو کیا سزا ملے گی اور کتنا عذاب ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ کسب اخلاق سے عذاب سے ڈرانے والی احادیث اور شوق اطاعت دلانے والی احادیث کا مطالعہ کیا جائے۔

گناہ کرتے کرتے ہماری عادت ثانیہ ہو گئی ہے کہ اس سے ڈرا بھی طبیعت میلی اور بوجھل نہیں ہوتی۔ بعض اوقات اگر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو تعجب سے پوچھا جاتا ہے کہ نجانے ہم سے کون سا ایسا گناہ سرزد ہو گیا تھا جس کی پاداش میں ہم پر یہ مصیبت نازل ہوئی۔

قارئین کرام سخت تعجب ہے کہ کوئی دقت ہمارا گناہ سے بچا بھی ہے بلکہ عقل اور انصاف کی رو سے اگر کوئی نعمت ملے تو سخت تعجب کرنا چاہئے کہ ہم جیسے گناہ گاروں سے نہ معلوم کون سی نیکی ہو گئی ہے کہ جس پر یہ انعام ملا ہے۔

اس کا علاج یہ بھی ہے کہ گناہ کی عادت ختم کی جائے۔ مثلاً غیبت کا گناہ چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمت کر کے ایک ہفتے تک زبان کو غیبت کرنے سے اور کان کو غیبت سننے سے بند رکھا جائے۔ جب ایک ہفتہ گزر جائے تو انشاء اللہ آپ دیکھیں گے غیبت کرنا تو درکنار، غیبت سننا پہاڑ معلوم ہوگا۔

بہر حال اگر اتنی ہمت نہ ہو کہ آپ گناہ چھوڑیں تو توبہ کرنے سے بھی ہمت نہ ہاریں بلکہ جو گناہ ہو جائے اس کی توبہ ضرور کر لیں۔

تیسری رکاوٹ: یہ خیال کرنا کہ گناہ دوبارہ ہو جائے گا تو ایسی تو بہ کا کیا فائدہ؟
 اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور کوئی اس کو یہ رائے دے کہ علاج سے کیا
 فائدہ؟ آخر پھر بھی احتمال ہے کہ بیمار ہو جاؤ گے تو وہ جواب دے گا کہ میاں
 اگر پھر بیمار ہو جائیں گے تو پھر علاج کر لیں گے۔ آئندہ کی بیماری کے خوف
 سے موجودہ بیماری کا علاج کیوں نہ کریں تو جو فتویٰ آپ کی عقل نے جسمانی
 مرض میں دیا ہے وہ فتویٰ روحانی امراض میں کیوں نہیں دیا جاتا؟

چوتھی رکاوٹ: اللہ غفور و رحیم ہے اس کے لئے ہمارے گناہ بخش دینا کیا
 مشکل ہے؟ بخش دے گا۔

یہ جواب جسمانی بیماریوں میں کیوں نہیں دیا جاتا کیا کوئی شخص ایسا بتلا
 سکتے ہیں کہ اس نے اس خیال سے کہ خدا غفور و رحیم ہے ہمیں ضرور تندرست کر
 دے گا امراض جسمانی کا علاج نہ کیا اور خدا کی رحمت کے بھروسے پر نہ ہر کھالیا
 ہو۔ خدا کے غفور و رحیم ہونے کے یہ معنی نہیں کہ نہ ہر کھالیا جائیں اور وہ اثر نہ کرے،
 نہیں وہ ضرور اثر کرے گا اور خدا غفور و رحیم بھی رہے گا۔ اسی طرح گناہ کا بھی
 ضرور اثر ہوتا ہے لیکن اس سے خدا کے غفور و رحیم ہونے پر کوئی نقص نہیں آتا۔
 پانچویں رکاوٹ: جنت یا دوزخ۔ تقدیر میں جو لکھی ہے مل کر رہے گی۔

ہم نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے تقدیر کے بھروسے پر کھانا کھانا مچھوڑ
 دیا ہو کہ اگر تقدیر میں ہے تو یہ سب کام ہو جائیں گے۔

اس وقت لوگ کہتے ہیں کہ صاحبِ تقدیر تو حق ہے لیکن تدبیر بھی کرنی چاہئے۔
افسوس دنیاوی امور میں تو تدبیر کی ضرورت ہو اور دین کے کام میں تدبیر نہ ہو۔
حالانکہ آیات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رزق کی خدانے ایک
حد تک ذمہ داری بھی لی ہے فرماتے ہیں کہ:

”وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا“

”زمین پر کوئی ایسا چلنے والا نہیں کہ جس کا رزق اللہ کے ذمہ

نہ ہو۔“

جب کہ آخرت کے بارے میں ذرا بھی ذمہ داری نہ لی بلکہ صاف کہہ دیا کہ:

”لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى“

”انسان کے لئے کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ جو کچھ اس

نے کوشش کی۔“

بلکہ اور فرمایا کہ:

”وَمَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلَا نَفْسَهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا“

”جو شخص نیک عمل کرے گا اپنے فائدے کے لئے کرے گا

جو بڑا کام کرے گا تو اسی پر وبال ہوگا۔“

بلکہ اس سے بڑھ کر بھی کہہ دیا:

”إِطْمَعِ كُلُّ امْرَأٍ مِنْهُمْ أَنْ يَدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ مُكَلَّمًا“

”تو جب تک پاک نہ ہوں گے ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“

گناہوں کے چار گناہ گارے ہیں:

ہذا ایک گواہ تو زمین ہے جس پر گناہ ہوتے ہیں۔ (یومیذہ تحدث اخبارہا)
 ہذا دوسرا گواہ جن اعضاء سے گناہ ہوتے ہیں وہ گواہ بنتے ہیں۔ (الیوم
 نختم علیٰ افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما
 کانو یکسبون)

ہذا تیسرا گواہ نامہ اعمال ہے۔ (واذ الصحف نشرت)
 ہذا چوتھا گواہ افعال کا تین ہیں۔ (کر اما کتابین یعلمون ما تفعلون)
 تو چار گواہ تیار ہو گئے لیکن توبہ ان چاروں کی گواہیاں ختم کر دیتی ہے۔
 حدیث میں ہے کہ:

”جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ملائکہ
 (کر اما کتابین) کو بھی بھلا دیتا ہے اور جن اعضاء سے گناہ
 ہوا تھا ان اعضاء سے بھی بھلا دیتا ہے اور جہاں جہاں زمین
 پر گناہ ہوتے تھے زمین کے نشانات بھی مٹا دیتا ہے کہ یہاں
 تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا
 کہ اس کے گناہ پر گواہی دینے والا کوئی نہ ہوگا۔“

یہاں قابل غور نقطہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں کو مٹانے کے
 لئے ملائکہ کو بھی استعمال نہیں کیا بلکہ اپنی طرف نسبت فرمائی کہ انسی اللہ
 (یعنی اللہ بھلا دے گا)۔

اُس کا راز کیا ہے؟ تاکہ فرشتے قیامت کے دن نہ کہہ سکیں تم تھے تو
نالائق مگر ہم نے تمہاری خطاؤں کو مٹا دیا، فرشتوں کے اس احسان سے اپنے
بندوں کو بچا لیا اور اپنے غلاموں کی آبرورکھ لی۔

دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہیں گزرا جو کسی پچاسی کے مجرم کو معاف کر دے
اور کہہ دے کہ اُس کی جتنی فائلیں تھیں وہ بھی ختم کر دو۔ دنیا کے بادشاہ ایسا
نہیں کرتے وہ اگر معاف کرتے بھی ہیں تو بھی اُن کے بائی کورٹ اور سپریم
کورٹ کی عدالتوں میں اُس کے جرم کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے۔

لیکن قربان ہو جائیں اُس پروردگار عالم پر کہ اپنے بندے کے گناہ کے
تمام گواہ اور دستاویزات اور اُس کے جرائم کا تمام تر ریکارڈ اس کی توبہ پر ختم کر
دیتے ہیں۔

یہاں پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ بندوں کا حق خدا کیسے معاف کر دے گا
تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب پروردگار کسی بندے سے خوش ہو جاتا ہے اور
اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے تو اُس کے تمام فریقوں کے جن، جن کا حق ہو گا
قیامت کے دن خود ادا فرما دے گا۔

دنیا میں بھی تو ایسا ہے کہ اگر کسی کا بیٹا نالائق ہو اور اُس کی فیکٹری فیل ہو
گئی اور وہ مقروض ہو گیا مگر وہ جا کر اپنے باپ کو راضی کر لے، معافی مانگ
لے اب اگر قرضے والے اُس کو پریشان کریں گے تو باپ کہے گا خبردار میرے
بیٹے کو کچھ نہ کہنا اس نے مجھے خوش کر دیا ہے، معافی مانگ لی ہے بتاؤ کتنا قرضہ

ہے، چیک بک اٹھالائے گا اور سب کا قرضہ ادا کر دے گا۔
تو جب باپ کی رحمت میں یہ جوش ہے تو پروردگار عالم کی رحمت جوش
میں نہیں آئے گی؟ (یہ اُس صورت میں ہوگا اگر کوشش کے باوجود بندہ حقوق
العباد ادا نہ کر سکا ہو)۔

نسخہ نمبر ۱۱۳

﴿ شائستگی گنگو کرنا ﴾

امام زین العابدین فرماتے ہیں:
”اچھی اور شائستہ گفتگو سے ماں میں اضافہ، رزق میں ترقی،
خاندان میں محبت، عمر کی درازی اور جنت میں داخل ہونے کا
حق حاصل ہو جاتا ہے۔“

نسخہ نمبر ۱۱۴

﴿ گھر اور گھر کے رشتوں کو صاف رکھنا ﴾

امام جعفر صادق ارشاد فرماتے ہیں کہ:
”برتنوں کو ڈھلے اور صاف رکھنے سے اور گھر کے اندر وہاں ہر جھاڑو
دینے (اور صفائی رکھنے سے) رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔“

نمبر ۱۵

﴿ سلام کو عام کرنا ﴾

رسول اسلام فرماتے ہیں:

”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اُسے (اہل خانہ کو) سلام کرنا چاہئے کیونکہ اس سے برکت نازل ہوتی ہے اور اس سے ملائکہ مانوس ہوتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو اپنے آپ کو سلام کرے۔“

رسول اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

”سلام کو زیادہ سے زیادہ عام کرو کہ اس سے تمہارے گھر میں برکت زیادہ ہوگی۔“

نمبر ۱۶

﴿ سورہ قل جو اللہ احد پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہوگا ﴾

سورہ قل جو اللہ احد پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہونا، رزق میں اضافے

کا سبب ہے۔

سورۃ فیرکا

﴿ غس وریا ﴾

امام علی رضا فرماتے ہیں:

”غس دینا تمہاری روزی کے وسیع ہونے اور گناہوں سے پاک ہونے کا سبب ہے اور پریشانی و بیچارگی کے دن (قیامت) کا ذخیرہ ہے۔“

سورۃ فیرکا

﴿ کھانے سے پہلے ہاتھوں کا اچھی طرح دھنا ﴾

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

”کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح دھو لو۔ تمہارا یہ عمل فقر اور تنگدستی کو ختم کر دے گا اور عمر میں اضافہ کرے گا۔“

امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

”کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھوؤ تو رومال سے مت پونچھو کیونکہ جب تک ہاتھ میں تری رہتی ہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔“

اور فرمایا:

”کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر منہ پر مل لینا چاہئے کہ اس سے
چہرے کی جھائیاں دور ہو جاتی ہیں اور رزق بڑھتا ہے۔“
امام علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ:
”جسے اپنے گھر کی بھلائی اچھی لگتی ہو اسے کھانے سے پہلے
ہاتھوں کو دھو لینا چاہئے۔“

نمبر ۱۹

مگر مومنین کے لئے دعائیں اور عبادتوں کے لئے دعا مانگنا

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں:

”جب کوئی کسی مومن کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا
کرے تو عرش سے یہ آواز آتی ہے کہ تیرے لئے، ایک لاکھ
سُکنا زیادہ (یہی دعا) موجود ہے۔“

مولائے کائنات علی ابن ابیطالبؑ اور امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ:
”تمہیں لازم ہے کہ اپنے مومن بھائی کے لئے اُس کے پس
پشت دعا مانگو کیونکہ اس سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے۔“

نسخہ نمبر ۶۵

﴿ دسترخوان کی جھڑن کھانا ﴾

حدیث میں منقول ہے کہ:

”دسترخوان کی جھڑن کا کھانا، کھانے والے کی ذات سے اُس کی نسل کی ساتویں پشت تک غربت و افلاس کو دور کر دیتا ہے۔“

نسخہ نمبر ۶۶

﴿ سراندھلاڑھی میں کنگھا کرنا ﴾

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ:

”سر اور ڈاڑھی میں کنگھا کرنے سے بخار جاتا رہتا ہے اور روزی فراخ ہوتی ہے۔“

نسخہ نمبر ۶۷

﴿ غروب آفتاب سے پہلے دُشٹی کر دینا ﴾

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

”غروب آفتاب سے پہلے گھر کو روشن کر دینا پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔“

فیوضِ فیبر ۲۳

﴿ مسلسل عجیباں کرنا ﴾

رسالتِ آباءِ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔“

تبر کا چند نیکیوں کا یہاں تذکرہ کرنا مفید ہوگا۔

(۱)۔ تلاوتِ قرآن:

”قرآن وہ دولت ہے جس کی موجودگی میں کوئی فقر نہیں ہے

اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی تونگری نہیں ہے۔“

(رسولِ خدا)

(۲)۔ علمِ دین حاصل کرنا:

”رسولِ اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

”جس نے علم طلب کیا، اللہ نے اُس کا رزق اپنے ذمہ لے لیا۔“

اور فرمایا:

”خوشخبری ہے اُن کے لئے جو اہل فقہ و حکمت کی صحبت

اختیار کریں۔“

لیکن یہ بھی فرمایا:

”کہ جو شخص علم میں ترقی کرے اور زہد و تقویٰ میں ترقی نہ کرے تو ایسا شخص خدا سے دوری کا مستحق ہے۔“

اور فرمایا:

”جو دنیا و آخرت دونوں کا خواہش مند ہو اس کو علم حاصل کرنا چاہئے۔“

(۳)۔ صدقہ و خیرات کرتے رہنا:

”غربت کے عالم میں صدقہ و خیرات کرتے رہنا، بہترین صدقہ ہے۔“

(رسول اللہ)

”سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو اس سے قلبی طور پر دشمنی رکھتا ہو۔“

(رسول اللہ)

(۴)۔ بیماری عیادت کے لئے جانا:

(۵)۔ مقرض کو اور ایسی قرض کے لئے مہلت دینا یا اس کا قرض معاف کر دینا:

”کیونکہ ایسے شخص کو اللہ اُس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ

دے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(رسول اللہ)

(۶)۔ اپنے برادر مومن کی حاجت کو پورا کرنا اور اس کی پریشانی کو دور کرنا:

”کیونکہ ایسا کرنے والے شخص کی حاجت اللہ پوری کرے گا

اور اُس کی آخرت کی پریشانیوں دور کرے گا۔“ (رسول خدا)

(۷)۔ فضول گفتگو سے اجتناب کرنا:

کہ ایسے اشخاص کو رسول خدا نے خوشخبری کی نوید سنائی ہے۔

(۸)۔ اوقات نماز کی پابندی کرنا:

”کہ دینداری کے ثبوت کے لئے فقط اتنا بھی کافی ہے کہ

انسان اوقات نماز کی پابندی کرتا ہو۔“ (رسول خدا)

(۹)۔ اپنے اوپر کی گئی زیادتی کو معاف کر دینا:

”کہ ایسا کرنے والے لوگ میری امت کے بہترین لوگ

ہیں۔“ (رسول اللہ)

(۱۰)۔ زیادہ سے زیادہ موت کو یاد رکھنا:

”کہ اگر اسے دولت مندی کے زمانے میں یاد رکھا تو یہ

سفاوت پر آمادہ کرتی ہے۔“ (رسول اللہ)

(۱۱)۔ مخفی سجدہ کرنا:

”مخفی سجدہ کرنا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز بندہ کو خدا سے

قریب نہیں کرتی۔“ (رسول اللہ)

(۱۴)۔ اپنے بچوں کو آدابِ اسلامی کی تعلیم دینا:

(۱۳)۔ مائی واجبات کی ادائیگی:

”شمس و زکوٰۃ و ردّ مظالم کی ادائیگی کہ مال کی برکت ان چیزوں میں پوشیدہ ہے۔“
(مولانا علی)

(۱۳)۔ خوفِ خدا سے رونا:

(۱۵)۔ غریب و کمزوروں کو ملقات کرنا:

کیونکہ ایسا کرنا تواضع ہے۔

(۱۶)۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا:

(۱۷)۔ سستی و کاہلی سے بچنا:

”اگر امور دنیا میں کبھی سستی ہو جائے تو خیر ہے لیکن امورِ آخرت میں کاہلی اور سستی کو ہرگز نہ آنے دینا۔“
(حضرت اقبال)

(۱۸)۔ ماں باپ کو خود سے راضی رکھنا:

”کہ اللہ ایسے شخص پر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔“
(رسول اللہ)

(۱۹)۔ علماء کا احترام کرنا:

کہ یہ عمل خالصتاً پروردگار عالم کے لئے ہے۔

(۲۰)۔ دوسروں کو بھی نیکی کی ترغیب دینا:

”اور دوسروں کو نیکی میں شریک کرنا کہ ایسا کرنے والے کو

بروز قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔“ (رسول خدا)

(۲۱)۔ نماز کی وجہ سے کم سونا:

”کہ یہ مومن حقیقی کی نشانی ہے۔“ (رسول خدا)

(۲۲)۔ اپنے خاندان والوں سے بھلائی کرنا:

(۲۳)۔ اپنی خطاؤں کو بڑا اور اپنی نیکی کو چھوٹا سمجھنا:

(۲۴)۔ ایک ہفتہ میں کم از کم دو دن روزہ رکھنا:

(۲۵)۔ اپنے برادر مومن کے لئے ایثار و قربانی سے کام لینا:

(۲۶)۔ وعدہ نبھانا:

”کہ اس کی پاسداری پوری شریعت کا خلاصہ ہے۔“

(۲۷)۔ دوسروں کے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا:

(۲۸)۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر انجام دیتے رہنا:

(۲۹)۔ آسائشوں اور دولت مندی کی حالت میں بھی خدا سے دعا کرتے رہنا:

(۳۰)۔ نماز میں رکوع اور سجدہ کو لمبا کرنا۔

(۳۱)۔ دسترخوان پر مہمان کے ساتھ زیادہ دیر بیٹھنا:

(۳۲)۔ لائق احسان لوگوں سے احسان کرنا:

نوشہ نمبر ۱۲۲

﴿ نماز مغرب کے ناقص پڑھنا ﴾

نوشہ نمبر ۱۲۵

﴿ قرض کم لینا ﴾

”کہ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ جو شخص لمبی عمر چاہتا ہے
اُسے چاہئے کہ قرض کم لے۔“

نسخہ نمبر ۲۶

﴿ گرم پانی سے نہانا ﴾

عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔

نسخہ نمبر ۲۷

﴿ صبح سویرے پیب کھانا ﴾

عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔

نسخہ نمبر ۲۸

﴿ زیارت امام حسینؑ پڑھنا ﴾

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

”ہمارے شیعوں کو امام حسینؑ کی زیارت کی طرف (زبان و
فعل سے) لے جاؤ۔ امام حسینؑ کی زیارت کرنا خواہ حاضر
ہو خواہ غائبانہ ہو۔“

..... رزق کو بڑھاتی ہے۔

..... عمر کو طوفانی کرتی ہے۔

..... اور مصیبتوں کو دفع کرتی ہے۔

جو شخص امام حسین کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے

اس کے بارے میں ہے۔

”اگر وہ بد بخت ہوگا تو نیک بخت لکھو دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ

رحمت الہی کے سمندر میں غوطہ زن رہے گا۔“

(امام جعفر صادق)

نسخہ نمبر ۲۹

﴿ ظاہر و باطن میں خوف خدا رکھنا ﴾

نسخہ نمبر ۳۰

﴿ عمداً لکھنے پر کثرت سے سزا دیکھنا ﴾

نسخہ نمبر ۳۱

﴿ نماز پابندی کی پابندی ﴾

نوحی نمبر ۶۶

﴿ گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا ﴾

”کس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔“
(امام جعفر صادق)

نوحی نمبر ۶۷

﴿ لوگوں سے نیک اخلاق سے پیش آنا ﴾

”کس میں رزق کے خزانے واقع ہیں۔“ (امام علی)

نیک اخلاق سے کیا مراد ہے؟

رسول اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مکارم اخلاق میں دس چیزیں شامل ہیں:

۱۔ خدا کا صحیح معنوں میں خوف۔

۲۔ زبان کی سچائی۔

۳۔ امانتوں کی ادا ہوگی۔

۴۔ صلہ رحمی۔

۵۔ مہمان نوازی۔

نوشہ نمبر ۱۳۶

﴿ ہمارے موسم گرگھانا کھانا ﴾

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ:
”جو کسی کو کھانا کھلاتا ہے اس کی طرف رزق، چاقو اور بھخری
کا اونٹ کے گوبان پر چلنے سے زیادہ تیزی سے آتا ہے۔“

نوشہ نمبر ۱۳۵

﴿ مومنین کا کھلے کرگھانا کھانا ﴾

”کہ اس میں برکت ہی برکت ہے۔“ (رسول خدا)

نوشہ نمبر ۱۳۶

﴿ مانتوں میں خیال کرنا ﴾

”کہ اس سے دانتوں کی اصلاح ہوتی ہے جزیں مستحکم ہوتی
ہیں اور روزی بڑھتی ہے۔“ (امام جعفر صادق)

نوشہ نمبر ۲۷

﴿ نَامِحْرَاتِنَا ﴾

”کہ اس سے بڑے بڑے امراض دفع ہوتے ہیں اور
روزی فراغ ہو جاتی ہے خاص طور پر جمعرات کے دن۔“
(رسول اللہ)

نوشہ نمبر ۲۸

﴿ سَحْرُ فِی الدُّنْیَا ﴾

صبح کا وقت رزق کے خزانے تقسیم ہونے کا ہے اور اس وقت سوتے
رہنے والا شخص محروم رہ جاتا ہے۔
بقول علماء دنیا و آخرت کی ہر خیر و بھلائی نماز شب اور سحر فیزی سے
حاصل کی جا سکتی ہے۔

نوشہ نمبر ۲۹

﴿ حَسَن تَدْبِیر (گھپاگ سے کام لینا) ﴾

امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ:
”حسن تدبیر کے ہوتے ہوئے کسی طرح کی فقیری ممکن نہیں

یہ بھی فرمایا: ”کہ اچھی تدبیر کم مال کو بڑھا دیتی ہے اور بُری تدبیر کثیر مال کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔“

گنہگاروں کی چیزیں استعمال نہ ہوں

۱۔ وقت کو ضائع نہ ہونے دیں:

کیونکہ وقت ایک برف کی طرح ہے کہ اگر آپ اسے استعمال نہ کریں اور باہر رہنے دیں تو یہ پگھل جائے گی اسے آپ نہ پیشگی استعمال کر سکتے ہیں نہ پیشگی ضائع کر سکتے ہیں۔

جو وقت گزر جاتا ہے وہ گزرا ہوا وقت کہلاتا ہے اُس کے بارے میں افسوس کے لئے بیٹھ جانا بھی وقت ضائع کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ جو وقت آیا نہیں ہے اُس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے اور منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے مگر اسے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

تفصیح اوقات کے چند اسباب:

جن سے کنارہ کشی ضروری ہے۔

(۱) طبیعت میں سستی، نال منول کرنے کی عادت وقت کو ضائع

کرنے کا ایک بڑا سبب ہے پھر کبھی اوالامزاج وقت ضائع کرتا ہے۔

(۲) کاموں کو نامکمل اور ادھورا چھوڑ دینا: ایک وقت میں ایک کام کو

مکمل طور پر کرنا، کئی نامکمل کاموں کا خون کر دینے سے بہتر ہے۔

(۳) ہر ملنے والا اتنا اہم نہیں ہوتا نہ ہی ہر فرد کو اس کے اطمینان کی حد تک وقت دینا درست ہے۔

(۵) فون، ٹی وی اور انٹرنیٹ کا غیر ضروری حد تک استعمال، ٹی وی کا وقت تبدیل کرنا ہوگا صرف شام کو جائز تفریح کے لئے ٹی وی چلے گا رات کو ٹی وی نہیں چلے گا لوگ جلد سو جائیں گے اور جلد اٹھیں گے۔

(۶) حالات حاضرہ اور سیاست دوراں پر گھنٹوں بے ٹکان گفتگو، کیا زندہ رہنے کے لئے اسی قدر معلومات کی ضرورت ہے؟ ایسا علم ضرورت کے مطابق حاصل کیا جائے تو کیا حرج ہے؟ آخر اس کا بھی تو جواب دینا ہے۔

پیشمر اسلام فرماتے ہیں کہ:

”جو نبی آنے والے دن کی پوچھتی ہے تو وہ آواز لگاتا ہے اے اولادِ آدم میں اللہ کی نئی تخلیق ہوں اور تمہارے اعمال کا گواہ ہوں۔ اس لئے مجھ سے جتنا زور اور اہلے لے سکتے ہو لے لو کہ میں پھر کبھی لوٹ کر نہ آؤں گا۔“

۲۔ صحیح پلاننگ کے طریقے:

(۱) گزشتہ رات صلوٰۃ آئندہ رات احتیاط

وقت گذر گیا اس کو چھوڑیں آئندہ کے لئے کوشش کریں

(۲) آپ کی شخصیت میں بہت سارے نئے آجانے چاہئیں کہ آپ

کی شخصیت میں توازن ہو۔

ترتیب ہو

تشکیل ہو

آپ نظر کرتے ہوں

تواضع سے کام لیتے ہوں

اپنے ساتھیوں کی بہترین تربیت کر سکتے ہوں

ترغیب دے سکتے ہوں

منجیب کر سکتے ہوں

اپنے معاملات کا تجربہ کر سکتے ہوں

اپنا تزکیہ کر سکتے ہوں

اپنی کامیابیوں پر تشکر کر سکتے ہوں

اور غلطیوں پر توبہ کر سکتے ہوں

۳۔ ڈائری کے ذریعے اپنی زندگی کو منظم کیجئے:

چند لمحات ایسے ہیں کہ جب انسان زندگی میں محسوس کرتا ہے کہ زندگی بہت

مختصر ہے۔ جو کچھ کرنا ہے ابھی کر لو۔ ان موقعوں پر انسان کو چاہئے کہ عہد کرے

کہ آئندہ زندگی کا ہر لمحہ پچھلے لمحے سے بہتر گزاروں گا۔ وہ چند لمحات یہ ہیں:

(۱) انسان کی اپنی سالگرہ۔

(۲) کسی بڑے حادثے کو دیکھ کر۔

(۳) کسی جنازے میں شریک ہوتے ہوئے۔

(۴) قبروں کی زیارت کے وقت۔

(۵) عیدین کے روز۔

(۶) شب قدر۔

(۷) نئے سال کے آغاز پر۔

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

”مومن کے ایمان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔“

۱۔ دین کی سمجھ ۲۔ مصیبت میں صبر ۳۔ معیشت میں صحیح منصوبہ بندی

نور فہرہ

نماز شب

امام صادق کا ارشاد ہے کہ:

”کہ نماز شب چہرہ کو حسین اور اخلاق کو اچھا بناتی ہے اور

بدن کی بو کو خوشبو میں بدل دیتی ہے، رزق میں وسعت اور

قرض کو ادا کرتی ہے۔ غم کو ختم کر دیتی ہے اور آنکھوں کو روشن

کر دیتی ہے۔“

رات کو نماز شب پڑھے بغیر سوتے رہنے والا جھوٹا ہے:

حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ:

”وہ شخص جھوٹا ہے جو دعویٰ کرے کہ میں خدا سے محبت کرتا

ہوں اور وہ رات کو سوتا رہے۔“

حضرت داؤد سے ارشاد پروردگار ہوا کہ:

”اے داؤد! جو نماز شب پڑھتا ہے اور لوگ سو رہے ہوتے

ہیں اور وہ عبادت سے صرف میری رضا چاہتا ہے تو پھر میں

ملائکہ کو حکم دیتا ہوں کہ اس بندے کے لئے استغفار کریں،

جنت اُس کی مشاق ہوتی ہے پھر اُس کے لئے خشک وتر کے

تمام موجودات دعا کرتے ہیں۔“

نماز شب پڑھنے والا ملائکہ کا شہ نماز میں پاتا ہے:

رسول اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”جس شخص کو خواہ مرد ہو یا عورت اگر اُسے نماز شب نصیب ہو

جائے اور وہ خالص نیت سے خدا کے لئے اٹھے اور کامل وضو

کرے، نیت صادق و قلب سلیم کے ساتھ بدن پر خضوع اور

اشک بار آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھے تو اُس

کے پیچھے اللہ نو صفیں ملائکہ کی قرار دے دیتا ہے اور ہر صف میں

بے شمار ملائکہ ہوتے ہیں جس کا شمار فقط پروردگار ہی کر سکتا ہے
 ہر صف کا ایک سر مشرق اور دوسرا مغرب سے متصل ہوتا ہے
 اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اُن ملائکہ کی تعداد
 کے مطابق اُس کے درجات لکھے جاتے ہیں۔“

حضرت رواہم کے غسلِ شامی کی ایک خوب نماز:

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول
 اللہ فرما رہے تھے کہ:

”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت کا تاج عطا نہیں کیا
 مگر یہ کہ اُن میں دو صفتیں پائی گئی تھیں اول کھانا کھلانا اور
 دوسرا نماز شب پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوتے تھے۔“

نماز شب دن کے گناہوں کا گناہ ہے:

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

”نماز شب دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔“

نماز شب پڑھنے والے شہر و دیہات:

جناب رسول خدا ارشاد فرماتے ہیں:

”جو آدمی اپنی بیوی کو نماز شب کے لئے بیدار کرے اور
 دونوں نماز شب پڑھیں تو دونوں اُن مردوں اور عورتوں میں

سے شمار کئے جائیں گے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔“

سب سے عظیم لوگ کون ہیں؟

رسول اللہ نے فرمایا:

”تم لوگوں میں سے سب سے عظیم لوگ سب سے بہتر ہیں“

پوچھا گیا یا رسول اللہ عظیم لوگ کون ہیں؟ تو فرمایا:

”وہ لوگ جو تہجد گزار ہیں جب کہ لوگ گہری نیند سو رہے

ہوتے ہیں۔“

تو شبِ زلماں تو اللہ

اس کے علاوہ بھی نمازِ شب کے سبب انتہا فوائد ہیں:

..... خدا کی رضا اور فرشتوں کی دوستی کا سبب ہے۔

..... بدن کی آسائش و سکون کا سبب ہے۔

..... دعا کی استجابت کا باعث اور اعمال کے قبول ہونے کا سبب ہے۔

..... منکر و نکیر کو جواب دینے والی ہے۔

..... قیامت تک قبر میں باعثِ سکون ہے۔

..... جہنم کے درمیان حجاب ہے۔

..... میزانِ اعمال کے بھاری ہونے کا سبب ہے۔

..... پلِ صراط سے کامیاب گذر جانے کا پروانہ ہے۔

- چہرے کے حسین اور خوبصورت ہونے کا سبب ہے۔
- قبر میں چراغ کی صورت مجتسم ہوتی ہے۔
- قیامت کے دن نمازی کے سر پر سایہ کرنے والی ہے۔
- قیامت کے دن نمازی کے سر پر تاج کا کام دے گی۔
- نمازی کے بدن کو محشر کی تختیوں سے بچانے کے لئے لباس کا کام دے گی۔

روزِ شب اور دن ایک دوسرے کی شہدائے

ایک شخص امام صادق کی خدمت میں آیا اور اپنی حاجت کی شکایت کی اور بہت اصرار کیا یہاں تک کہ امام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

”جو نماز شب پڑھے اور دن کو بھوکا رہے اُس نے جھوٹ بولا کہ میں بھوکا رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دن کی روزی کو نماز شب میں سموریا ہے۔“

روزِ شب پڑھنے والے شیعوں کی نہیں ہے

ایک اور مقام پر فرمایا:

”جو نماز شب نہیں پڑھتا وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔“

نوحہ نمبر ۴۱

﴿ تَعْلَمُ مَا فِي سُدُورِهِمْ ﴾

کہ جو شخص بھی ایک خدائی کام کا ذمہ اٹھالیتا ہے خدا اُس کے دنیاوی کام سب پورے کروا دیتا ہے۔

نوحہ نمبر ۴۲

﴿ عِبَادِي كُلِّ ﴾

”وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ“
”جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو خدا اُس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔“

نوحہ نمبر ۴۳

﴿ شَادِي الْمَرْحَمَاتِ ﴾

پروردگار وعدہ فرما رہا ہے کہ:

”وَإِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ لِيَكُونُوا لَكُمْ رُحْمًا يُقَاتُونَ
يَغْنَمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ“

”غیر شادی شدہ توجوانوں کی شادی کر دو۔۔۔۔۔ اگر وہ

نادار ہیں تو خدا اپنے فضل سے انہیں مالدار بنا دے گا۔“
پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ:

”غیر شادی شدہ افراد کی شادی کرو کیونکہ خداوند عالم شادی
کی وجہ سے ان کے اخلاق سنوارتا ہے، ان کے رزق میں
وسعت اور مروّت میں اضافہ فرماتا ہے۔“

پھر فرمایا:

”جو شخص فقیر و ناداری کے خوف سے شادی نہیں کرتا ہو، خدا
سے بدگمان ہے۔“

اور فرمایا:

”شادی کرو کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔“

امام جعفر صادق بھی فرماتے ہیں کہ:

”رزق بیوی بچوں کے ساتھ ہے۔“

ایک غیر شادی شدہ نہایت ہی مفلس و نادار جوان رسول خدا کی خدمت
میں حاضر ہوا اور اپنی مفلسی و ناداری کا شکوہ کیا آنحضرتؐ سے عرض کی آپ ہی
کوئی راستہ بتائیے جس سے میری مفلسی دور ہو جائے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا:

”کنز و ج“ شادی کر لو!

جوان کو بہت تعجب ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ میں تو اپنے بھی

اخراجات پورے نہیں کر پاتا ہوں، شادی کر کے بیوی کے اخراجات کی کیسے
ذمہ داری لوں؟

لیکن چونکہ پیغمبرؐ کے فرمان پر یقین رکھتا تھا اس لئے شادی کا اقدام کر دیا
رفتہ رفتہ اس کی زندگی میں خوشحالی آگئی۔

ظاہر ہے جب انسان رضائے خدا، اُس کے حکم پر عمل اور روحانی و
جسمانی بیماریوں سے محفوظ رہنے اور کمال و ارتقاء کے لئے شادی کرتا ہے تو خدا
کی رحمت اُس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور خدا کی امداد اُس تک پہنچتی ہے
اور اُس کے مقصد میں مددگار ہوتی ہے۔

پیغمبرؐ

﴿ عبادت پر مددگار ﴾

پیغمبرؐ اسلام فرماتے ہیں:

”پروردگار عالم فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو میری عبادت
کے لئے فارغ ہو جا تو میں تیرے سینے کو تفکرات سے خالی کر
دوں گا اور تیرے فقر (و غربت) کو ہٹا دوں گا۔ ورنہ تیرے
دل میں سینکڑوں طرح کے مشاغل بھروں گا اور تیرا فقر بند
نہیں کروں گا۔“

نمبر ۴۵

﴿ آخرت کا اپنا نصب العین قرار دینا ﴾

حدیث میں ہے کہ:

”جو مسلمان آخرت کو اپنا نصب العین بنا لیتا ہے تو اللہ اُس کو نعمیٰ فرمادیتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اُس کے پاس آتی ہے۔ اور جو شخص دنیا کو اپنا نصب العین قرار دے دیتا ہے وہ پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں سے جتنا حصہ مقدر ہو چکا ہے اُس سے زیادہ ملنا ہی نہیں۔“

نمبر ۴۶

﴿ تجارت ﴾

کیونکہ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں:

”دس حصوں میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے۔“

یعنی تجارت بہت بڑی آمدنی کا ذریعہ ہے، اس کو اختیار کرو۔

تجارت یوں بھی افضل ہے کہ تاجر اپنے اوقات کا مالک و حاکم ہوتا ہے اور

وہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے دینی کام، تعلیم و تدریس اور تبلیغ بھی کر سکتا ہے۔

نوحی نمبر ۴۲

﴿ علم دینی حاصل کرنا ﴾

حضور فرماتے ہیں:

”جس نے علم حاصل کیا اللہ نے اُس کا رزق اپنے ذمہ لے لیا۔“

اور فرمایا:

”جو دنیا کا خواہشمند ہو اُسے تجارت کرنا چاہئے اور جو دنیا و

آخرت دونوں کا خواہشمند ہو اس کو علم حاصل کرنا چاہئے۔“

نوحی نمبر ۴۳

﴿ تعقیبات نماز ﴾

نماز عشاء کے بعد خصوصاً تعقیبات نماز میں اس دعا کو پڑھنا نہایت

فائدہ مند ہے:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَيْسَ لِي عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِي وَإِنَّمَا أَطْلُبُهُ
بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلَيَّ قَلْبِي فَأَجُولُ فِي طَلَبِهِ الْبَلَدَانِ
فَأَنَا فِيمَا أَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا أَدْرِي أَفِي سَهْلٍ
هُوَ أَمْ فِي جَبَلٍ أَمْ فِي أَرْضٍ أَمْ فِي سَمَاءٍ أَمْ فِي بَرٍّ أَمْ
فِي بَحْرٍ وَعَلَى يَدَيَّ مَنْ وَمِنْ قَبْلِ مَنْ وَقَدْ عَلِمْتُ

أَنْ عَلِمَهُ عِنْدَكَ وَأَسْبَابَهُ بِيَدِكَ وَأَنْتَ الَّذِي
تَقْسِمُهُ بِالطَّفِيفِ وَتُسَيِّبُهُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ فَضَّلْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِي وَاسِعًا
وَمَطْلَبَهُ سَهْلًا وَمَا خَذَهُ قَرِينًا وَلَا تُعِينِي بِطَلَبِ مَالٍ
تُقْبِرُ لِي فِيهِ رِزْقًا فَإِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِي وَأَنَا
فَقِيرٌ إِلَى رَحْمَتِكَ فَضَّلْ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَآلَهُ وَجُدْ
عَلَيَّ عَبْدًا بِفَضْلِكَ إِنَّكَ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

نوحی نمبر ۴۹

﴿ زیارتِ عیاشیہ کا گنا ﴾

اپنے لئے بالعموم اور برادر مومن کے لئے بالخصوص وسعتِ رزق و عمر کی
دعائیں کرنا خود اپنے رزق و عمر کو بڑھا دیتا ہے۔

نوحی نمبر ۵

﴿ زیارتِ عاشرہ ﴾

ہر روز زیارتِ عاشرہ پڑھنا۔

رِزْقِ اور عُمْرِ مِیْلِ کِی اَسْبَابُ

صِبْ نُہْرَا

﴿ رِشْتے خاندان سے پڑھائی ﴾

صِبْ نُہْرَا

﴿ والدین کی نافرمانی ﴾

صِبْ نُہْرَا

﴿ لہجے کا سہا کرنا کرنا ﴾

صِبْ نُہْرَا

﴿ قَطْعِ رِجْلِ ﴾

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

”جو گناہ جلد موت کا سبب بنتے ہیں ان میں سے ایک قطع رجبی ہے“

صیبرہ

﴿ غصے کرنا ﴾

امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

”جو شخص غصہ کی رو میں بہ جاتا ہے اور خود پر قابو نہیں رکھتا ہے اس کی جلد موت واقع ہو جاتی ہے۔“

صیبرہ

﴿ ظلم کرنا ﴾

امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

”جو شخص ظلم کرتا ہے اس کی زندگی کا رشتہ جلد ٹوٹ جاتا ہے اور وہی ظلم اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔“

ظلم کی انتہا کیا ہے؟

(الف) اپنی ذات پر ظلم:

..... اللہ کی اطاعت میں سستی و کاہلی کرنا۔

..... اچھے اخلاق اور نیک سلوک میں کوتاہی کرنا۔

(ب) اپنے گھروالوں پر ظلم:

- صحیح اسلامی خطوط پر اُن کی تربیت نہ کرنا۔
- اُن کی بہتری اور اصلاح کی طرف توجہ نہ دینا۔
- اُن سے سختی اور ترشی سے پیش آنا۔
- زندگی کے لوازمات فراہم کرنے میں تنگدستی کا شکار رکھنا۔

(ج) قرابتداروں پر ظلم:

- تنگی اور مصیبتوں کے موقعوں پر اُن کا ساتھ نہ دینا۔
- احسان سے انہیں محروم رکھنا۔

(د) معاشرے پر ظلم:

- لوگوں کے حقوق چھین لینا۔
 - اُن کی عزت میں کمی کرنا۔
 - کمزوروں پر ظلم کرنا۔
- رسول خدا کا ارشاد ہے:
- ”کسی پر ظلم نہ کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔“
- مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:
- ”ظلم آتی ہوئی نعمتوں کو پلٹا دیتا ہے۔“ (یعنی آتی ہوئی نعمت
پہلی جاتی ہے)۔

سبب نمبر ۱

﴿ فضول خرچی ﴾

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:
"فقرو و تنگدستی کا سبب فضول خرچی ہے۔"
جسے میانہ روی نہ سنوار پائے اُسے اسراف (فضول خرچی) ہلاک کر دے گا۔

سبب نمبر ۲

﴿ صبح کے وقت سوتے رہنا ﴾

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ:
"صبح کے وقت سونے سے انسان کے رزق کا ایک حصہ
روک دیا جاتا ہے۔"

سبب نمبر ۳

﴿ گھر میں تلاوت قرآن کا نہ ہونا ﴾

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:
"جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا، اللہ کا ذکر نہیں کیا
جاتا اُس کی برکت کم ہو جاتی ہے، فرشتے اُس سے دور ہو

جاتے ہیں، شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔“

صیغہ نمبر ۱۵

﴿ سُستی مکاری ﴾

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

” آدمی سستی کی وجہ سے سب کچھ کھودیتا ہے۔“

محرومیت کا ایک سبب سستی بھی ہے۔

صیغہ نمبر ۱۶

﴿ امانت ﴾

امانتوں اور لوگوں سے لی ہوئی چیزوں کو واپس نہ کرنا۔

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

”جب خیانتیں عام ہو جائیں گی تو برکتیں اٹھالی جائیں گی۔“

صیغہ نمبر ۱۷

﴿ گناہ پر گناہ کرتے چلے جانا ﴾

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ:

”مومن گناہ کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ رزق سے محروم کر دیا

جاتا ہے۔“

صوبہ نمبر ۱۳

﴿ توبہ میں مال و عیال اور آج کل کرنا ﴾

توبہ سے رزق آتا ہے:

”جو شخص زیادہ استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے رزق سے نجات دے گا، ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے وہاں سے عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گمان تک نہیں ہوگا۔“ (رسول اللہ)

”جب رزق میں کمی واقع ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔“ (حضرت علی)

”جب تمہارے رزق میں تاخیر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ تمہارا رزق وسیع ہو جائے گا۔“ (حضرت علی)

”جس کے رزق میں تاخیر ہو جائے، اسے کثرت سے تکبیر (اللہ اکبر) کہنا چاہئے اور جس کے رزق و نعم بڑھ جائیں اسے کثرت سے استغفار کرنا چاہئے۔“ (رسول اللہ)

ابن عباس کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت میں نے بہت گناہ کئے ہیں۔ آپ نے فرمایا استغفار کرو۔ دوسرے نے کہا میری زراعت خشک ہو گئی ہے، فرمایا استغفار کرو۔ تیسرے نے بارش کی کمی کی شکایت کی، فرمایا استغفار کرو۔

چوتھے نے فقر و محتاجی بیان کی فرمایا استغفار کرو۔ پانچویں نے بے اولادگی کا شکوہ کیا، فرمایا استغفار کرو۔ غرض اسی طرح کئی آدمی آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا میں نے عرض کی آپ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا۔

آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

”اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔“

(سورہ نوح آیت۔ ۱۰-۱۱-۱۳)

”توبہ نزول رحمت کا باعث ہے۔“ (حضرت علی)

”توبہ دل سے ندامت۔ زبان سے استغفار، اعضاء و جوارح سے ترک گناہ اور دل میں یہ قصد ہو کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔“ (حضرت علی)

”جو شخص توبہ کے بارے میں نال مثل سے کام لے کر اپنے آپ کو دھوکا دے اُس پر موت کے اچانک حملے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔“ (حضرت علی)

”توبہ کے بارے میں آج، کل کرنے والوں کا کوئی دین نہیں۔“ (حضرت علی)

”جو شخص دل سے توبہ کرے اور گناہوں پر اصرار نہ کرے
اس کی توبہ قبول اور گناہ مٹ جاتے ہیں۔“ (رسول اللہ)
”اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے مومن اور مومنہ سے بڑھ کر کوئی
محبوب نہیں۔“ (رسول اللہ)

سید فخر ۱۴

﴿ نمازِ عشاء کب کرنا ﴾

دنیا نیک بخت ہے

رسول خدا نے فرمایا:

”جو اپنی نماز کو سبک سمجھتا ہو اور اس کی انجام دہی میں سستی
کرتا ہو تو اللہ اسے چند روز بلاؤں میں مبتلا کر دے گا۔ جس
میں سے چھ دنیا سے متعلق ہیں اور تین جاں گئی کے عالم سے
اور تین قبر سے اور تین روز قیامت سے متعلق ہیں۔“

چھ دنیا سے متعلق ہیں وہ ہیں:

- (۱) خداوند عالم اس کی عمر کو کم کر دے گا۔
- (۲) اس کا رزق ختم کر دے گا۔
- (۳) نیک لوگوں کی علامتیں اس کے چہرہ سے ختم کر دے گا۔
- (۴) جو بھی نیک کام کرے گا قبول نہ ہوگا اور اس کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔

(۵) اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

(۶) نیک لوگوں کی دعاؤں سے اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

موت کے وقت سے متعلق ہیں:

(۱) ذلت و خواری کی موت مرے گا۔

(۲) بھوک کی حالت میں مرے گا۔

(۳) پیاس کی حالت میں اس طرح مرے گا کہ اگر دنیا کی نہروں کو پی

لے پھر بھی وہ سیراب نہیں ہوگا۔

موت کے وقت میں اس تک نہیں گی:

(۱) ایک فرشتے کو اس پر مقرر کیا جائے گا کہ اسے فشار دے۔

(۲) اُس کی قبر کو اُس کے لئے تنگ کر دیا جائے گا۔

(۳) اُس کی قبر تاریک اور ہولناک ہوگی۔

رحمت سے متعلق نہیں ہیں:

(۱) فرشتہ اسے حساب کے لئے اس طرح کھینچ رہا ہوگا کہ حساب کے

مقام پر تمام لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔

(۲) اس کے حساب میں سختی ہوگی۔

(۳) خداوند عالم اس پر رحمت کی نظر نہیں کرے گا اسے پاکیزہ نہیں

کرے گا اور اس کے لئے یہ دردناک عذاب ہے۔

حیپ نمبر ۱۵

﴿ شرابِ خندی کرنا ﴾

حیپ نمبر ۱۶

﴿ رزق کرنا ﴾

حیپ نمبر ۱۷

﴿ سختی اور نرزی سے کام لینا ﴾

”جو ملائمت اور نرمی سے کام لیتا ہے وہ اپنے رزق میں
اضافہ کرتا ہے۔“ (مولائے کائنات)

حیپ نمبر ۱۸

﴿ لالچ سے کام لینا ﴾

”لالچ کرنا فقر کا باعث ہے۔“ (حضرت علی)

اور فرمایا:

”لالچ انسان کی قدر کو گھٹاتا ہے اس کے رزق کو زیادہ نہیں کرتا۔“

حیبت نمبر ۱۴

﴿ وَالصَّالِحَاتُ حَمِيدَاتٌ ﴾

حیبت نمبر ۱۵

﴿ كَرِيمَاتٌ ﴾

حیبت نمبر ۱۶

﴿ مَدِينَاتٌ ﴾

حیبت نمبر ۱۷

﴿ وَرِجَالٌ كَانُوا يَوقُونَ الصَّالِحِينَ وَالصَّالِحِينَ يَنصُرُونَ الصَّالِحِينَ وَكَانَ اللَّهُ مَعِ الصَّالِحِينَ ﴾

حیبت نمبر ۱۸

﴿ وَاللَّهُ مَعَ الصَّالِحِينَ ﴾

حیبت نمبر ۱۹

﴿ وَرِجَالٌ كَانُوا يَوقُونَ الصَّالِحِينَ ﴾

جی پیر ۶۵

﴿ لعل کے پتوں پر ﴾

جی پیر ۶۶

﴿ گلی کے چالے حلالوں کے ﴾

جی پیر ۶۷

﴿ پتوں کے پتوں پر ﴾

جی پیر ۶۸

﴿ پتوں کے پتوں پر ﴾

جی پیر ۶۹

﴿ پتوں کے پتوں پر ﴾

جی پیر ۷۰

﴿ لعل کے پتوں پر ﴾

جیب نمبر ۶۶

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﴾

جیب نمبر ۶۷

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ﴾

جیب نمبر ۶۸

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﴾

جیب نمبر ۶۹

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ﴾

جیب نمبر ۷۰

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ﴾

جیب نمبر ۷۱

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ ﴾

جیب نمبر ۶۲

گاہِ خیرت کا

جیب نمبر ۶۳

پلاخرت قرظ لیتا

جیب نمبر ۶۴

پتلی عساکر کے ناموں کی فہرستیں اور حوالے

جیب نمبر ۶۵

گاہِ خیرت کا

جیب نمبر ۶۶

سایہ سناٹا کا

جیب نمبر ۶۷

کڑے کڑے کا

سید فہرہ

پیشہ کی اخلاقی کامیابی Misplanning کے بارے میں

سید فہرہ

گزارش کے بارے میں

سید فہرہ

پیشہ کی اخلاقی کامیابی



اختتامیہ

انشاء اللہ تعالیٰ ان نسخہ جات پر عمل کرنے کے بعد امید ہے کہ پروردگار عالم رزق اور عمر میں وسعت عطا کرے گا۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی وہی حالت باقی رہے تو طول نہ ہوں اور اطمینان رکھیں کیونکہ

خدا کی طرف سے مومن کی بھلائی ہوتی ہے۔

امام محمد باقر فرماتے ہیں:

”خداوند عالم کے فیصلے میں مومن کے لئے ہر طرح کی بھلائی ہوتی ہے۔“

اصح ابن بابہ ایک دن امیر المومنین کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ:

یا امیر المومنین! خدا کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔
حضرت نے فرمایا!

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب تم فقر کی چادر کے لئے تیار ہو جاؤ۔

میں نے رسول اقدس کی زبان سے سنا کہ خدا کی قسم اے علی!

وادی کے نشیب میں پانی کے بہاؤ سے زیادہ تیز رفتاری کے

ساتھ تمہارے شیعوں تک فقر پہنچتا ہے۔“

وقت میں تنگی اور پریشانیوں کا سائل مومن کے لئے رحمت ہیں۔

امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

”میں اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس مومن اور نیک شخص پر رحمت و انعام کی بارش کرنا چاہتا ہوں تو دنیاوی زندگی میں اُس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہوں۔ کبھی اُس کی روزی میں سختی ہوتی ہے۔ کبھی جسمانی آزمائش یا قلبی اور ذہنی پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔“

تختوں کی مدت کم ہے۔

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

”حق پرست لوگ ہمیشہ سے تختوں میں ہیں لیکن اُن تختیوں کی مدت مختصر اور اُس کے بعد عاقبت و اطمینان کی مدت طویل ہوگی۔“

ایک اور مقام پر حضرت فرماتے ہیں:

”خدا اپنے بندے سے جو سلوک کرے وہ اچھا ہی ہوتا ہے خواہ بندہ اُسے پسند کرے یا نہ کرے۔ راضی برضا رہنا ہی فرمانبرداری کی بنیاد ہے۔“

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

”مومن چالیس دن تک ایک حالت میں رہ سکتا ہی نہیں۔ خدا ضرور اُس کی نگہداشت فرمائے گا۔ یا جسم کو تکلیف ہوگی یا مال جاتا رہے گا یا کوئی ایسا صدمہ ہوگا کہ جس کا اجر دیا جاسکے۔“

عالمکاپ کا کارنامہ بہت بڑا ہے۔

راوی نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی:

”کیا مومن کے گناہوں کے سبب اُس پر مصائب نازل ہوتے ہیں؟“

تو فرمایا!

”نہیں، خدا مومن کی آہیں، اُس کی فریادیں اور دعائیں سننا چاہتا ہے تاکہ نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں میں کمی کرے اور قیامت کے لئے ذخیرہ ہو۔“

دنیا اور دنیاوی کی آخرت کی قرنی کا پیمانہ ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے کہ:

”نہیں میرے بندے نہیں! میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کسی دنیاوی پر خاش کی وجہ سے تجھے فقر نہیں دیا بلکہ مقصد یہ تھا کہ اپنی عطا و بخشش کو زیادہ کر دوں۔“

اب دیکھ! میں نے اس دنیا کے بدلے تجھے کیا دیا ہے۔“
 اُس کے بعد ثواب و عطا سے پر دے ہت جائیں گے اور اس
 ثواب و عطا کو مومن دیکھے گا۔
 پھر وہ عرض کرے گا کہ۔

”اس معاوضہ کے بعد پروردگار! میرا کوئی نقصان نہیں ہوا۔“

دولت و صحت آزمائش ہیں۔

پیغمبر اسلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:
 ”میرے مومن بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دینی
 معاملات، دولت مندی و خوشحالی و صحت جسمانی کے بغیر ٹھیک
 نہیں ہو سکتے۔ میں اُن لوگوں کو دولت، خوشحالی اور صحت عطا
 کر کے آزما تا ہوں اور وہ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے
 ہیں۔ اور کچھ لوگ فقر و فاقہ اور بیماری کے بغیر دینی معاملات
 ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اُن کو اس آزمائش میں جتنا کیا جاتا ہے
 جس کے بعد وہ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔“

ایک بلغم مزید

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

”خدا کے حضور بندہ مومن کا ایک مرتبہ ایسا بھی ہے جہاں وہ

صرف ایک ہی صورت میں پہنچ سکتا ہے یا جسم کی آزمائش ہو
گی یا مالی نقصان ہوگا۔“

کچھ مال کی دیوانگی اور نقصان کا باعث بنتی ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جبرئیل، رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔۔۔۔۔
”کچھ مومن ایسے بھی ہیں جو بہت تنگدست ہیں، اگر انہیں
مالداری کی طرف موڑ دوں تو خود ان کے لئے نقصان کا
باعث ہے، کچھ ایسے مومن ہیں جو دولت مند ہیں اگر انہیں
غریب کر دوں تو ان کے ایمان کے لئے نقصان کی بات ہو
گی۔ میرا بندہ مومن جب مجھ سے کسی حاجت کو پورا کرنے
کی درخواست کرتا ہے اور میں اسے پورا نہیں کرتا تو جو بہتر
ہوتا ہے وہ اسے دے دیتا ہوں۔“

کچھ تجربات۔

ایک شخص حضرت رسول پاک کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا
کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ مجھے دوست رکھے۔ مخلوق خدا مجھ سے محبت
کرنے، اللہ میرے مال میں برکت فرمائے میرا جسم تندرست رہے، میری عمر
طولانی ہو اور مجھے آپ کے ساتھ محشور کیا جائے۔

رسول اللہ نے فرمایا:

یہ چھ صفات وہ ہیں جنہیں اور چھ صفات کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں دوست رکھے تو تم خوف خدا اور تقویٰ اختیار کرو۔

(۲) اگر تم چاہتے ہو کہ مخلوق خدا تم سے محبت کرے تو تم لوگوں کے ساتھ نیکی کرو اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے ان کے پاس رہنے دو (اس کے حصول کی خواہش نہ کرو)

(۳) اگر تم چاہتے ہو کہ جسمانی طور پر تندرست رہو تو صدقہ دیا کرو۔

(۴) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے مال میں برکت ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(۵) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عمر لمبی ہو تو صلہ رحمی پر کار بند رہو۔

(۶) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں میرے ساتھ محشر کیا جائے تو خداوند عالم

واحد و تبارک کے حضور طولانی سجدے کیا کرو۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا خدا کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو ہر رات اتر کر یہ آواز دیتا ہے۔

..... اے بیس سال والو! جدوجہد کرو۔

..... اے تیس سال والو! زندگانی تمہیں دھوکا نہ دے۔

..... اے چالیس سال والو! تم نے اپنے پروردگار کی ملاقات کے لئے

کیا تیاری کی۔

..... اے چچا س سال والو! تمہارے پاس ڈرانے والا آپٹکا۔
..... اے ساتھ سال والو! یہ ایسی کھیچتی ہے جس کے کاٹنے کا وقت آ گیا۔
..... اے ستر سال والو! تمہیں پکارا گیا ہے پس تم بیک کہو۔
..... اے اتنی سال والو! تمہارے پاس قیامت آگئی اور تم غافل پڑے
ہو (اس کے بعد وہ منادی آتا ہے) اگر رکوع کرنے والے
بندے، خضوع و خشوع کرنے والے لوگ، دودھ پیتے بچے اور
چرنے والے حیوانات نہ ہوتے تو تم پر ایک سخت عذاب نازل کیا جاتا۔



مذہب

- | | |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| حسن ابن سعید احوازی | (۱) کتاب المؤمن |
| محمد بشیر جمعہ | (۲) شاہراہ زندگی پر کامیابی کا سفر |
| ابوالفضل علامی | (۳) آداب تلاوت قرآن |
| آیت اللہ ہاشم رسول محلاتی | (۴) کبیر گناہان کبیرہ |
| علی رضا رجالی تہرانی | (۵) تسبیح جناب فاطمہؑ کی فضیلتیں |
| محمد ابن یعقوب کلینیؑ | (۶) فروغ کافی |
| آیت اللہ مشیکنی اردبیلی | (۷) حدیث الشیعہ |
| آیت اللہ شہری | (۸) میزان الحکمہ |
| شیخ محمد علی تسخیری شیخ محمود قاصوہ | (۹) نماز جمعہ و حج |
| آیت اللہ دستغیب شیرازیؑ | (۱۰) امر بالمعروف ونہی عن المنکر |
| علامہ مجلسیؑ | (۱۱) آداب زندگی |
| سید علی شرف الدین موسوی | (۱۲) رسالۃ المسجد |
| علامہ سید ابن حسن نجفی | (۱۳) مسئلہ خمس |
| علامہ سید رضی جعفر نقوی | (۱۴) گانے اور موسیقی کی ممانعت |
| ابوالیث سمرقندی | (۱۵) تنبیہ الغافلین |

آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ	(۱۶) گناہان کبیرہ
آیت اللہ دستغیب شیرازیؒ	(۱۷) استعاذہ
شیخ نصیر الدین طوسیؒ	(۱۸) آداب المتعلمین
امام خمینیؒ	(۱۹) چہل حدیث
گروہ نگارش	(۲۰) آداب معاشرت
آیت اللہ جوادی مکی تبریزیؒ	(۲۱) لقاء اللہ
مولانا مرزا محمد صادق حسن صاحب	(۲۲) پچھرز و دروس
حجت الاسلام علی اکبر مظاہری	(۲۳) جوان اور شریک حیات کا انتخاب



نمبر	بیت	تقریر	ی	مکمل	بیت	تقریر
						نومبر ۲۰: حروف و حروف کا اثر لکھنا
						نومبر ۲۱: مراد و ادھی میں لکھنا
						نومبر ۲۲: قراب و تاب سے پہلے لکھی کرنا
						نومبر ۲۳: مسلسل لکھنا
						نومبر ۲۴: قراب و تاب کے بعد لکھنا
						نومبر ۲۵: قراب لکھنا
						نومبر ۲۶: قراب لکھنا
						نومبر ۲۷: قراب لکھنا
						نومبر ۲۸: قراب لکھنا
						نومبر ۲۹: قراب لکھنا
						نومبر ۳۰: قراب لکھنا
						نومبر ۳۱: قراب لکھنا
						نومبر ۳۲: قراب لکھنا
						نومبر ۳۳: قراب لکھنا
						نومبر ۳۴: قراب لکھنا
						نومبر ۳۵: قراب لکھنا
						نومبر ۳۶: قراب لکھنا
						نومبر ۳۷: قراب لکھنا
						نومبر ۳۸: قراب لکھنا
						نومبر ۳۹: قراب لکھنا
						نومبر ۴۰: قراب لکھنا

نمبر	تعارف	محل	بہار	تاریخ	موضوع
					سب نمبر ۱: گھر میں جلاوت سے قرآن کا تلاوت
					سب نمبر ۲: سستی کا کلی سے کام لینا
					سب نمبر ۱۱: امانت میں خیانت کرنا
					سب نمبر ۱۲: گناہ پر گناہ کرتے چلے جانا
					سب نمبر ۱۳: توپ میں بال ٹولنا اور آتش نکل کرنا
					سب نمبر ۱۴: نماز کا سب کو ترک کرنا
					سب نمبر ۱۵: شراب پینا
					سب نمبر ۱۶: زنا کرنا
					سب نمبر ۱۷: حق اور ریشی سے کام لینا
					سب نمبر ۱۸: لالچی سے کام لینا
					سب نمبر ۱۹: مسجد سے جھڑکانا
					سب نمبر ۲۰: والدین کو ان کے کام سے بھاریا
					سب نمبر ۲۱: والدین کے لئے (معاذ اللہ) چودا کرنا
					سب نمبر ۲۲: والدین کے حق میں ایمان کرنا
					سب نمبر ۲۳: بے نیابت اور استقامت کی حالت میں باتیں کرنا
					سب نمبر ۲۴: حالت بے نیابت میں کھانا کھانا
					سب نمبر ۲۵: کھڑت سے بچنا
					سب نمبر ۲۶: ریہہ سونا
					سب نمبر ۲۷: ادرخوٹوں یا کھانے کے پانے سے لڑکھوں کا لازم ہونا
					سب نمبر ۲۸: پیمانہ اور پیمانے کے چھلکے جانا
					سب نمبر ۲۹: ہر جسم کی نگاہی سے خدال کرنا

صفحہ نمبر	تعداد	شکل	ی	آواز	بفتہ
					سہ نمبر ۳۰ رات و نوبتوں کا دورہ
					سہ نمبر ۳۱ غزنی کے چائے گھر سے سالانہ نذر
					سہ نمبر ۳۲ زانیہ کے لئے نوبتوں کا دورہ
					سہ نمبر ۳۳ دن پر پکڑ سے
					سہ نمبر ۳۴ دن کے پکڑ سے سالانہ نذر
					سہ نمبر ۳۵ آواز سے نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۳۶ بازار میں نوبتوں کا دورہ
					سہ نمبر ۳۷ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۳۸ نوبتوں کا دورہ
					سہ نمبر ۳۹ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۰ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۱ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۲ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۳ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۴ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۵ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۶ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۷ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۸ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۴۹ نوبتوں کے نذر
					سہ نمبر ۵۰ نوبتوں کے نذر